بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَد نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدرٍ وَّ اَنتُم اَذِلَّۃٌ

جلد 46 — شمارہ 12

ہفت روزہ **بدر** قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

ایڈیٹر: منیر احمد خادم
نائبین: محمد نسیم خان، منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

شرح چندہ: سالانہ 100 روپے۔ بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ یا 20 ڈالر امریکن۔

10 ذیقعدہ 1417 ہجری 20 امان 1367 ہش 20 مارچ 97ء

ہفت روزہ بدر قادیان ـ 143516

## اخبار احمدیہ

لندن ـ ۷ مارچ (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ حضور انور نے آج خطبہ جمعہ میں قرآن کریم کی روشنی میں عباد الرحمٰن کے اوصاف بیان فرمائے اور احباب جماعت کو حقیقی عباد الرحمٰن بننے کی طرف توجہ دلائی۔ احباب کرام اپنے جان و دل سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر و مقاصد عالیہ میں معجزانہ کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

(ادارہ)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# میں ہرگز یہ بات نہیں مان سکتا کہ خدا تعالیٰ کا عذاب اس شخص پر وارد ہو جس کا معاملہ خدا تعالیٰ سے صاف ہو

”حدیث میں آیا ہے کہ " التائبُ مِن الذنب کمن لاذنب له "اب جو تم لوگوں نے بیعت کی تو اب خدا تعالیٰ سے نیا حساب شروع ہوا ہے۔ پہلے گناہ صدق و اخلاص کے ساتھ بیعت کرنے پر بخشے جاتے ہیں۔ اب ہر ایک کو اختیار ہے کہ اپنے لئے بہشت بنالے یا جہنم۔

انسان پر دو قسم کے حقوق ہیں۔ ایک تو اللہ کے دوسرے عباد کے۔ پہلے میں تو اسی وقت نقصان ہوتا ہے جب دیدہ دانستہ کسی امر اللہ کی مخالفت قولی یا عملی کی جائے مگر دوسرے حقوق کی نسبت بہت کچھ بچ بچ کے رہنے کا مقام ہے۔ کئی چھوٹے چھوٹے گناہ ہیں جنہیں انسان بعض اوقات سمجھتا بھی نہیں۔ ہماری جماعت کو تو ایسا نمونہ دکھانا چاہئے کہ دشمن پکار اٹھیں کہ گو یہ ہمارے مخالف ہیں مگر ہیں ہم سے اچھے۔ اپنی عملی حالت کو ایسا درست رکھو کہ دشمن بھی تمہاری نیکی، خدا ترسی اور اتقاء کے قائل ہو جائیں۔

یہ بھی یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی نظر جذر قلب تک پہنچتی ہے۔ پس وہ زبانی باتوں سے خوش نہیں ہوتا۔ زبان سے کلمہ پڑھنا یا استغفار کرنا انسان کو کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے جب وہ دل و جان سے کلمہ یا استغفار نہ پڑھے۔ بعض لوگ زبان سے استغفر اللہ کرتے جاتے ہیں مگر نہیں سمجھتے کہ اس سے کیا مراد ہے۔ مطلب تو یہ ہے کہ پچھلے گناہوں کی معافی خلوص دل سے چاہی جائے اور آئندہ کیلئے گناہوں سے باز رہنے کا عہد باندھا جائے اور ساتھ ہی اس کے فضل و امداد کی درخواست کی جائے۔ اگر اس حقیقت کے ساتھ استغفار نہیں ہے تو وہ استغفار کسی کام کا نہیں۔ انسان کی خوبی اسی میں ہے کہ وہ عذاب آنے سے پہلے اس کے حضور میں جھک جائے اور اس کا امن مانگتا رہے۔ عذاب آنے پر گڑگڑانا اور رونا، وقتاً، پکارنا تو سب قوموں میں یکساں ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ خدا کا عذاب چاروں طرف سے محاصرہ کئے ہوئے ہو ایک عیسائی، ایک آریہ، ایک چوہڑا بھی اس وقت پکار اٹھتا ہے کہ الٰہی ہمیں بچائیو۔ اگر مومن بھی ایسا کرے تو پھر اس میں اور غیروں میں فرق کیا ہوا۔ مومن کی شان تو یہ ہے کہ وہ عذاب آنے سے قبل خدا تعالیٰ کے کلام پر ایمان لا کر خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑائے۔

اس نکتہ کو خوب یاد رکھو کہ مومن وہی ہے جو عذاب آنے سے پہلے کلام الٰہی پر یقین کر کے عذاب کو وارد سمجھے اور اپنے بچاؤ کیلئے دعا کرے۔ دیکھو ایک آدمی جو توبہ کرتا ہے، دعا میں لگا رہتا ہے تو وہ صرف اپنے پر نہیں بلکہ اپنے بال بچوں پر اپنے قریبیوں پر رحم کرتا ہے کہ وہ سب ایک کیلئے بچائے جا سکتے ہیں۔ ایسا ہی جو غفلت کرتا ہے تو نہ صرف اپنے لئے مبر اکرتا ہے بلکہ اپنے تمام کنبے کا بدخواہ ہے۔

یہ بڑا نازک وقت ہے۔ خدا تعالیٰ کے غضب کی آگ مشتعل ہے۔ نہیں معلوم کہ آئندہ موسم طاعون میں کیا ہونے والا ہے۔ اس کا کلام مجھے اطلاع دیتا ہے کہ آگے سے بڑھ کر مری پڑیگی۔ پس مومنو۔ قُوا اَنفُسَکُم وَ اَھلِیکُم نَاراً (التحریم : ۷)" دعا میں لگے رہو کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے" قُل مَا یَعبَؤُا بِکُم رَبِّی لَو لَا دُعَآؤُکُم (الفرقان)"۔

ایک انسان جو دعا نہیں کرتا۔ اس میں اور چارپائے میں کچھ فرق نہیں۔ ایسے لوگوں کی نسبت خدا تعالیٰ فرماتا ہے " یَاکُلُونَ کَمَا تَاکُلُ الاَنعَامُ وَالنَّارُ مَثوًی لَّھُم "یعنی چارپایوں کی زندگی بسر کرتے ہیں اور جہنم ان کا ٹھکانا ہے۔ پس تمہاری بیعت کا اقرار اگر زبان تک محدود رہا تو یہ بیعت کچھ فائدہ نہ پہنچائے گی۔ چاہئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں۔ میں ہرگز یہ بات نہیں مان سکتا کہ خدا تعالیٰ کا عذاب اس شخص پر وارد ہو جس کا معاملہ خدا تعالیٰ سے صاف ہو۔ خدا تعالیٰ اسے ذلیل نہیں کرتا جو اس کی راہ میں ذلت اور عاجزی اختیار کرے۔ یہ سچی اور صحیح بات ہے۔ مرنا تو بیشک سب نے ہے مگر یہ موتیں جو آج کل ہو رہی ہیں یہ تو ذلت کی موتیں ہیں۔ خدا تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے کہ ایک ابھی دفن نہیں ہوا تھا کہ دوسرا جنازہ تیار ہے۔ پس راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو۔ کوٹھڑی کے دروازے بند کر کے تنہائی میں دعا کرو کہ تم پر رحم کیا جائے۔ اپنا معاملہ صاف رکھو کہ خدا کا فضل تمہارے شامل حال ہو۔ جو کام کرو نفسانی غرض سے الگ ہو کر کرو تا خدا تعالیٰ کے حضور اجر پاؤ۔

حضرت علیؓ کی نسبت روایت ہے کہ ایک کافر نے جس پر قابو پا چکے تھے ان کے منہ پر تھوکا تو آپ نے چھوڑ دیا۔ اس نے پوچھا یہ کیوں؟ تو فرمایا اب میرے نفس کی بات درمیان میں آگئی۔ اس نے جب دیکھا کہ یہ لوگ نفسانی کاموں سے اس قدر الگ ہیں تو مسلمان ہو گیا۔ ایسے ایسے عملی نمونوں سے وہ کام ہو سکتا ہے جو کئی تقریریں اور وعظ نہیں کرتے"۔

(ملفوظات جلد پنجم [طبع جدید] صفحہ ۲۷۱، ۲۷۲)

## اللہ کا پیار دلوں میں پیدا کرنے کی کوشش کریں

### اللہ کی طرف محبت کے ساتھ میلان کے نتیجہ میں انسان کے دل سے بے قرار دعائیں پھوٹا کرتی ہیں

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ۱۴ فروری ۱۹۹۷ء)

لندن (۱۴ جنوری) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورہ الزمر کی ۵۴ تا ۵۹ آیات کی تلاوت کی اور فرمایا کہ ان آیات کے مضامین پر خطاب سے قبل ایک دو امور کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

حضور ایدہ اللہ نے عید الفطر کے روز پڑھائے جانے والے نکاحوں کے دوران حضرت نواب عبد اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا تھا کہ مجھے یاد نہیں کہ آپ صحابی تھے یا نہیں اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضور نے مؤرخ احمدیت مکرم مولانا دوست محمد صاحب کی طرف سے موصولہ رپورٹ کے حوالے سے فرمایا کہ اس سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ حضرت نواب عبد اللہ خان صاحب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ اسی طرح حضور نے گزشتہ ایک خطبہ میں مکرم چودھری احمد مختار صاحب (مرحوم) سابق امیر کراچی کے ذکر خیر میں بتلایا تھا کہ چودھری محمد عبد اللہ خان صاحب کے بعد مکرم چودھری احمد مختار صاحب امیر کراچی مقرر ہوئے۔ اس کی وضاحت میں حضور نے فرمایا کہ یہ

(باقی صفحہ ۷ کالم نمبر ۲ پر دیکھیں)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان : :

# اس سال کو لقائے باری تعالیٰ کا سال بنا دیں

## وہ دشمن جو ہماری ہلاکت کی خوابیں دیکھ رہا ہے

## وہ جہاں اپنی ناکامی و نامرادی کو دیکھے وہاں وہ آپ کو باخدا بنتے ہوئے دیکھے

## تمام عالمگیر جماعتہائے احمدیہ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے سلامتی کا پیغام پہنچاتا ہوں

### (اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں عید الفطر کا اجتماع)

(نمائندہ الفضل) : مورخہ ۹ر فروری ۱۹۹۷ء بروز اتوار اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کا مرکزی عید الفطر کا اجتماع ہوا جس میں کم و بیش ۵ ہزار مردوزن اور بچے باوجود سرد موسم کے شریک ہوئے۔ سردی اور بارش کے امکانی پہلوؤں کو مد نظر رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ برطانیہ نے ایسی مارکیوں کا اہتمام کیا تھا جو موسم کے اعتبار سے آرام دہ تھیں۔

عید الفطر کی نماز کی ادائیگی کا وقت ساڑھے دس بجے مقرر تھا اور دس بجے تک اسلام آباد کا میدان کاروں اور دیگر سواریوں سے بھر چکا تھا۔ مردانہ اور زنانہ مارکیوں میں جگہ کم پڑ رہی تھی۔ ادھر احباب جماعت اہل و عیال سمیت قطار در قطار چلے آرہے تھے جس کی وجہ سے اسلام آباد کے قرب و جوار کے تمام راستے ٹریفک کو روکے ہوئے تھے۔ اس صورت حال کا جب حضور انور کو علم ہوا تو حضور نے نماز عید کا وقت ۲۰ منٹ کے لئے آگے بڑھا دیا چنانچہ نماز عید ٹھیک ۵۰۔۱۰ پر کھڑی ہوئی۔ حضور انور نے خطبہ عید الفطر ارشاد کرتے ہوئے فرمایا کہ رمضان المبارک جو دائمی برکتیں چھوڑ گیا ہے ان میں سے وہ خدا کے مخلص بندے ہیں جن کو ہمیشہ کے لئے توبۃ النصوح کی توفیق ملی۔ بہت سے خدا کے بندے جو خدا کے بندے ہوتے ہوئے خدا کے بندے نہیں تھے اس رمضان کی برکت سے خدا کے بندے بن گئے۔ پس ان معنوں میں جماعت احمدیہ کے لئے یہ رمضان بہت سی برکتیں چھوڑ گیا۔ حضور نے فرمایا اسی طرح مباہلہ کے پس منظر میں بھی دیکھا جائے تو مجھے یقین کامل ہے کہ یہ رمضان بہت دیرپا رہنے والی برکتیں چھوڑ گیا ہے۔ پس تمام عالمگیر جماعت ہائے احمدیہ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے سلامتی کا پیغام پہنچاتا ہوں اور ان سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ اس کا وہ جواب دیں گے کہ "ہاں اے اللہ ہم حاضر ہیں۔ ہم تیری سلامتی تلے آنے کے لئے اپنے آپ کو پاک صاف کریں گے اور ہمیشہ اپنی روحانی پاکی کا خیال کریں گے"۔ پس اس عہد اور نیت کے ساتھ اگر آپ سلامتی کے اس دور میں داخل ہوں تو یہ رمضان کوئی بھی ایسی برکت نہیں جو اپنے ساتھ لے کر چلا جائے۔ رمضان کی برکات کے ذکر کے بعد حضور انور نے خطبہ عید الفطر کو خاص طور پر عبادات اور نمازوں کے قیام کے لئے موضوع بنایا اور پر معارف انداز میں نمازوں کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ اس کا پھل بہت بڑا ہے۔ یعنی اللہ جس کے حضور حاضر ہونا ہے۔ اور اللہ کی رویت حاصل کرنی ہے اور اس لقاء کے بعد پھر دوسری دنیا میں واپسی ہو ہی نہیں سکتی۔ پس یہ وہ مضمون ہے جو جنت کے حوالہ سے خدا تعالیٰ نے ہمیں سمجھایا ہے۔ پس اس موقع پر میرا پیغام عبادت کا قیام ہی ہے۔ آنحضور ﷺ کے وسیلے سے ہی ہم نے آج یہ پھل پایا ہے۔ اور آپ کی غلامی میں ہم تمام دنیا کو آنحضور ﷺ کے امن کے قلعہ میں داخل کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ پس آپ کو لقاء حاصل کرنی ہوگی۔ اس کے بغیر آپ آنحضور ﷺ کا پیغام نہیں پہنچا سکتے۔

حضور نے فرمایا آج دنیا والوں کو لقاء والے چہروں کی ضرورت ہے۔ کوئی دلیل نہیں ہے جو دنیا کو خدا کی ہستی کا قائل کر سکے سوائے اس کے کہ جو خدا کی ہستی کی طرف بلانے والا ہے وہ لقاء سے فیضیاب ہو۔ اللہ کے نور سے دیکھ رہا ہو۔ اس کو دیکھ کر اللہ کا نور دکھائی دے۔ یہ مقام کثرت سے جماعت احمدیہ میں حاصل ہونا چاہئے۔

ان معنوں میں اس سال کو لقاء باری تعالیٰ کا سال بنا دیں اور وہ دشمن جو ہماری ہلاکت کی خوابیں دیکھ رہا ہے، وہ دشمن جہاں اپنی نامرادی اور ناکامی کو دیکھے وہاں وہ آپ کو باخدا بنتے ہوئے دیکھے، یہ بھی دیکھے کہ جماعت احمدیہ کے ایک ایک گھر میں خدا والے پیدا ہو گئے ہیں۔ بچے بھی، جوان بھی اور بوڑھے بھی جنہوں نے خالی زندگیاں بسر کی تھیں موت سے پہلے پہلے ابرار میں داخل ہونے لگے ہیں۔ یہ وہ عید ہے جو حقیقی اور دائمی عید ہے۔ (بشکریہ الفضل انٹرنیشنل ربوہ)

# ڈاکٹر سلام کی رحلت

## روزنامہ فرنٹیر پوسٹ کا اداریہ

ڈاکٹر عبد السلام جو کہ ہمارے ملک کے سب سے عظیم سائنسدان اور بنی نوع انسان کے ہمدرد انسان تھے وفات پا گئے ہیں۔ ان کی عمر ۷۰ سال تھی۔ نوبل انعام حاصل کرنے والے یہ واحد پاکستانی کچھ عرصہ سے دماغ کو کمزور کر دینے والی بیماری میں مبتلا تھے۔ ان کی موت نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر کی (۔) قوم کی سائنس کے لئے بہت بڑا نقصان ہے۔

فزکس کے شعبہ میں اپنی خدمات کی وجہ سے وہ وسیع حلقہ میں عزت و احترام کی نظروں سے دیکھے جاتے تھے۔ دوسرے بہت سے عظیم لوگوں کی طرح ڈاکٹر سلام کی زندگی سادگی کی آئینہ دار تھی۔ انہوں نے اپنے آپ کو سائنس اور خاص طور پر فزکس کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ اس کے علاوہ ان کی زندگی میں اور کوئی بھی چیز اہمیت نہیں رکھتی تھی۔ تاہم ان کو ایک اور چیز سے بھی بہت محبت تھی۔ اور وہ تھا پاکستان۔ لیکن زندگی کے آخری حصے میں وہ اس بات پر غم زدہ رہنے لگے تھے کہ وہ اپنے ہم وطنوں سے وہ عزت اور قدر افزائی حاصل نہیں کر سکے جو انہیں باقی دنیا سے ملی۔ ان کے احمدی ہونے کی وجہ سے پاکستان کے علماء ان کی عظیم الشان کامیابیوں سے نفرت کا اظہار کرتے تھے۔

کوئی قوم کتنی احسان ناشناس ہو سکتی ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ان کی بیماری اور اس کی شدت کے متعلق پاکستان میں بہت کم لوگوں کو علم ہو سکا۔

ڈاکٹر سلام سپارکو کے بانی چیئرمین تھے۔ سپارکو وہ واحد ادارہ ہے جو کہ خلا میں ریسرچ کرنے کا کام کرتا ہے۔ اس کے علاوہ ساٹھ کے دہاکے میں انہوں نے صدر پاکستان کے چیف سائنٹفک ایڈوائزر کے طور پر بھی کام کیا تھا۔ یہ بات بڑی عجیب لگتی ہے کہ ہم قوم کی تعلیمی پالیسی کے بنانے میں تو ان کی مدد اور رہنمائی حاصل کرنے کے خواہش مند تھے (جس کا انہوں نے کبھی انکار نہیں کیا تھا) لیکن ہم دوسرے قومی ہیروز کی طرح ان کی عزت و تکریم کرنے پر رضا مند نہ تھے۔ روشن خیال لوگوں کے لئے ڈاکٹر سلام کی ناقدری بہت تکلیف دہ تھی۔ لیکن ان کی عظمت کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ باوجود مذہبی لوگوں کی طرف سے اشتعال انگیزی کے انہوں نے پاکستان کے نوجوان سائنسدانوں کو سپانسر کرنے اور ان کی مدد کرنے کا کام ہمیشہ جاری رکھا۔

ڈاکٹر سلام ترقی پذیر ملکوں کے لئے سائنس کی اہمیت کے سلسلے میں ایک بہت طاقتور اور باا‌ثر وکیل تھے۔ فزکس کی دنیا میں انہوں نے یونی فیکیشن تھیوری کی صورت میں ایک ورثہ پیچھے چھوڑا ہے جو کہ مستقبل میں فزکس میں ہونے والی ترقی کے لئے پیمانہ کا کام دے گا۔ اسی کی وجہ سے انہیں ۱۹۷۹ء میں نوبل انعام دیا گیا۔ ان کا ایک اور عظیم ورثہ اٹلی میں واقع تھیوریٹیکل فزکس کا انٹرنیشنل سنٹر ہے۔ جس میں ترقی پذیر ممالک کے تقریباً ایک ہزار سائنسدان ہر سال ٹریننگ کے لئے آتے ہیں۔

ڈاکٹر سلام کیوں اپنے مادر وطن میں نہ رہ سکے اس کی وجوہات بالکل واضح ہیں۔ وہ جانتے تھے کہ یہاں سائنس کے لئے کوئی بھی نرم گوشہ نہیں رکھتا۔ جس کی وجہ سے ان کے اندر ریسرچ اور تحقیق کا جو جذبہ تھا اس پر منفی اثر پڑنے کا احتمال تھا۔ درحقیقت ان کا اس ملک کو خیرباد کہنے کا فیصلہ ایک صحیح فیصلہ تھا۔ ان کو پاکستان میں ان کی وصیت کے مطابق دفن کیا جا رہا ہے۔ اب یہ دیکھنے والی بات ہے کہ ان کے ہم وطن ان کی وفات کے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہیں۔ ہمیں ان کے سلسلے میں اپنی ماضی میں کی گئی غلطیوں کا مداوا کرنا چاہئے۔ اور ان کے لئے بہترین خراج تحسین یہ ہوگا کہ اس ملک کی بہترین یونیورسٹی کا نام تبدیل کر کے ان کے نام پر رکھا جائے۔ (دی فرنٹیر پوسٹ ہفتہ ۲۳ر نومبر ۹۶ء)

# قرار دادہائے تعزیت بروفات

## محترمہ الحاجہ امۃ اللہ سبحانی صاحبہ اہلیہ مکرم راج احمد صاحب مرحوم چنتہ کنٹہ و محترم مبارک احمد صاحب ڈرائیور شوہر محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ سیکرٹری خدمت خلق

### منجانب

## ممبران لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ آندھرا پردیش

۱۔ مورخہ ۹۷۔۱۔۳۰ کو محترمہ الحاجہ امۃ اللہ سبحانی صاحبہ بعد طویل علالت کے مولیٰ حقیقی کو پیاری ہو گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ مرحومہ صوم و صلوۃ کی پابند، چندوں میں باقاعدہ۔ بزرگ خاتون تھیں۔ آپ لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ میں سیکرٹری تعلیم اور صدر کے عہدہ پر فائز رہیں۔ بہت سے بچے اور بچیوں نے آپ سے قرآن سیکھا۔ آپ کی شدید خواہش تھی کہ حج بیت اللہ کر سکوں آپ کی اس خواہش کو اللہ نے پورا کیا آپ موصیہ تھیں اسلئے آپ کو احمدیہ قبرستان میں امانتاً رکھا گیا۔ آپ اپنے پیچھے ۶ بیٹے ۶ بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ کے فضل سے تمام بچے دین دار اور باوقار ہیں آپ ہی کے فرزند اکبر محترم سراج احمد صاحب جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ کے امیر ہیں۔ ہم ممبرات لجنہ تمام افراد خاندان کے ساتھ گہرے دکھ اور غم کا اظہار کرتی ہیں اور دعاگو ہیں اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

۲۔ اسی طرح ہماری مجلس کی سرگرم رکن محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ سیکرٹری خدمت خلق کے شوہر محترم مبارک احمد صاحب اچانک ۹۷۔۲۔۹ کو عید کے روز شام ۴ بجے حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم ہنس مکھ ملنسار غریب پرور چندوں میں باقاعدہ نیز بہت ساری خوبیوں کے مالک تھے۔ ہم اپنی بہن سے اس ناگہانی وفات پر گہرے غم اور دکھ کا اظہار کرتے ہوئے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے جنت الفردوس میں جگہ دے اور تمام افراد خاندان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔ (ممبرات لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ)

# خطبہ جمعہ

## اے خدا! اب ان سب فراعین کی صف لپیٹ دے جو مسلسل تکبر میں اور جھوٹ میں پہلے سے بڑھ بڑھ کر چھلانگیں لگا رہے ہیں اور ظلم اور بے حیائی سے باز نہیں آ رہے۔

### سو سال پہلے لیکھرام عبرت کا نشان بنا تھا اور آج سو سال کے بعد میں پھر لیکھراموں کی ہلاکت کے لئے آپ کو دعا کرنے کی طرف متوجہ کر رہا ہوں۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۱۰ جنوری ۱۹۹۷ء مطابق ۱۰ صلح ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ "بدر" اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾.

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۗ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۗ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۫ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ۗ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

(سورہ البقرہ: ۱۸۶ تا ۱۸۷)

یہ وہ آیات ہیں جن کی رمضان کے تعلق میں رمضان کے آغاز پہ بارہا تلاوت کی گئی ہے اور مضمون کو ان کے حوالے سے بیان کیا گیا۔ آج پھر ایک ایسا جمعہ ہے جو رمضان سے متصل ہے یعنی آج جمعہ ہے تو کل رمضان شروع ہوگا اور یہی وہ آیات ہیں جن کے حوالے سے میں خاص طور پر اس کے آخری حصے کے تعلق میں جماعت کو یاددہانی کرانا چاہتا ہوں۔

"و اذا سالک عبادی عنی فانی قریب" کا وعدہ رمضان کے تعلق میں بطور خاص مسلمانوں کو عطا کیا گیا ہے کہ جب بھی میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں "سالک" تجھ سے سوال کریں یعنی حضرت محمد رسول اللہ سے "فانی قریب" تو میں تو قریب ہوں۔ "اجیب دعوۃ الداع اذا دعان" جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعوت کا جواب دیتا ہوں "فلیستجیبوا لی" چاہئے کہ وہ بھی میری باتوں کا اثبات میں جواب دیا کریں۔ بعض دفعہ جو آغاز کی شرط ہے وہ بعد میں بیان کی جاتی ہے، نتیجے کو ملا دیا جاتا ہے یعنی دونوں کا ایک دوسرے سے لازم ملزوم کا تعلق ہے۔ میں تو جواب دیتا ہوں اور دیتا رہوں گا مگر تم بھی تو جواب دیا کرو اگر اس جواب کے مستحق ہونا چاہتے ہو۔ یعنی جو تعلیمات میں نے عطا فرمائی ہیں ان پر عمل کرو۔ جو راہ میں نے دکھائی ہے اس پر چلو تو پھر تم اس بات کے مستحق ٹھہرو گے کہ جب تم مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں اور یہ تو میں کرتا ہوں اور ہمیشہ سے کرتا آیا ہوں، یعنی یہ مضمون ہے۔

"اذا سالک عبادی عنی فانی قریب" یہاں لفظ عباد میں اس مضمون کی چابی ہے۔ ورنہ لاکھوں کروڑوں ہیں جو پکارتے ہیں اور بظاہر قرآن کریم پر عمل کرنے والے بھی ہیں مگر ان کو خدا کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملتا۔ تو "عبادی" فرمایا ہے جس کا بطور خاص یہاں یہ معنیٰ ہے کہ میں ان کا جواب دیتا ہوں جو واقعۃً میرے بندے بن چکے ہوں اور غیراللہ کا ہر طرح سے انکار کر چکے ہوں۔ میں ان بندوں کی بات کا جواب دیتا ہوں جو میری تعلیمات پر عمل کرتے ہیں اور جب میں بلاتا ہوں وہ ہاں، لبیک کہتے ہوئے حاضر ہو جایا کرتے ہیں۔ پس یہ آیت پہچان ہے ہماری عبادت کی۔ ہم عباداللہ میں شمار ہوئے ہیں کہ نہیں ہوئے۔ پس اگر جماعت احمدیہ میں کثرت سے ایسے موجود ہیں کہ جو عبادت کی اس شرط پر پورے اترنے والے ہیں جن کی دعاؤں کے جواب میں اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ ہاں میں حاضر ہوں جس طرح تم میرے حضور حاضر رہتے ہو، تمہاری التجاؤں کو قبول کرنے کے لئے میں حاضر ہوں، قریب کا مطلب یہی ہے کہ میں تو پاس ہی ہوں کہیں دور نہیں ہوں۔ اگر یہ سلوک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو خوش خبری ہے ان لوگوں کے لئے کہ وہ عباداللہ میں داخل ہیں کیونکہ عباداللہ کی یہ تعریف ہے جو اس آیت میں فرمائی گئی ہے۔

"ولیؤمنوا بی لعلھم یرشدون" اور مجھ پر ایمان لائیں۔ حالانکہ ایمان لانا عباد کہلانے سے پہلے کا مضمون ہے اسے سب سے آخر پر رکھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو بندہ جس کی بات کا جواب نہیں ملتا اس کا ایمان بھی سرسری سا اور محض دور کا ایمان ہے، سنا سنایا ایمان ہے۔ لیکن جس کو گھر سے جواب آ جائے اس کا ایمان غیر معمولی ترقی کرتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اندر کوئی ہے۔ پس "ولیؤمنوا بی" کا یہ مطلب نہیں ہے کہ پہلے تم ایمان نہیں لاتے پھر میرے عباد میں داخل ہو۔ مراد یہ ہے ایمان لاتے ہو، عباد میں داخل ہو، ایسے عباد میں داخل ہو کہ جن کی پکار کا میں جواب دیتا ہوں۔ پس چاہئے کہ وہ پہلے سے بڑھ کر، اس مضمون میں یہ بات ملے گی کہ، پہلے سے بڑھ کر میری باتوں پر لبیک کہا کرے اور میرے پر وہ ایمان لائے جو ایمان حقہ ہے۔ ایسا ایمان ہے جیسے سورج چڑھ جائے تو اس پر کسی شک کی گنجائش نہیں رہتی۔ تو جب میں جواب دوں تو تمہارے ایمان میں ترقی ہونی چاہئے اور پھر تم ہدایت کے رستے پر چل پڑو گے جو اصل، حقیقی، دائمی ہدایت کا رستہ ہے۔

پس اس رمضان میں بھی ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اس آیت کے مصداق بنیں اور واقعتاً خدا تعالیٰ رمضان گزرنے سے پہلے پہلے ہمیں اپنے عباد میں شمار کرلے اور اس کے نشانات ہم پر ظاہر فرمائے، ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے اور اس طرح قبول فرمائے جیسے کسی انسان کو بلایا جائے تو وہ جواب دیتا ہے تو کسی شک کی گنجائش نہیں رہتی۔ اور پھر ہمارا ایمان اور رنگ میں آگے بڑھے اور پھر ہمیں ہدایت کی نئی نئی راہیں نصیب ہوں۔ یہ وہ دعائیں ہیں جن کے ساتھ ہمیں اس رمضان مبارک میں داخل ہونا ہے۔

یہ رمضان کئی پہلوؤں سے بابرکت ہے اور معلوم ہوتا ہے خاص نشان لے کر آنے والا رمضان ہے۔ چونکہ آج رمضان کا پہلا دن طلوع ہونے والا ہے اور مہینے کی تاریخ کے لحاظ سے دسویں تاریخ اور جمعہ کا دن ہے اور یہ وہ جمعہ ہے جو FRIDAY THE 10TH ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کشفی طور پر دکھایا تھا کہ بار بار جماعت کی تائید میں خوشخبریوں کا نشان ظاہر ہوا کرے گا، تو آج FRIDAY THE 10TH رمضان کے ساتھ جڑا ہوا ابھرا ہے۔ اور اس پہلو سے مجھے اس رمضان کے غیر معمولی طور پر مبارک ہونے کے لحاظ سے کوئی بھی شک نہیں۔

مگر ایک اور مزید تائیدی بات یہ ظاہر ہوئی کہ مجھے ربوہ سے ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے لکھا کہ یہ مولوی لوگ ان سب باتوں کے متعلق جن کے متعلق آپ مباہلے میں حلفیہ انکار کر چکے ہیں کہ جماعت پر یہ جھوٹے الزامات ہیں پھر دوبارہ شور ڈالنا شروع کر چکے ہیں۔ اور جانتے بوجھتے کہ جماعت کی طرف سے اس پر "لعنة الله على الكاذبين" کی دعا بار بار دہرائی گئی ہے، پھر بھی کوئی حیا نہیں کر رہے۔ اور اب ایک وزیر کے بہانے جو احمدی ہے مہم شروع کی ہے۔ اس میں ان اعتراضات کا، سب کا نہیں تو بہتوں کا اعادہ کیا گیا ہے جن کے متعلق جماعت احمدیہ کی طرف سے آپ نے اعلان کیا تھا، مباہلے کا چیلنج دیا تھا اور اس مباہلے کی صداقت کا نشان بن کر ضیاء الحق کو خدا تعالیٰ نے ایسا نیست و نابود کیا کہ اس کے وجود کا کوئی ذرہ بھی ان کے ہاتھ نہ آیا، صرف ایک ڈنچر تھا جو مصنوعی تھا۔ یعنی جو اس مرنے والے کی پہچان تھی وہ مصنوعی دانت تھے اس کے سوا اس کے جسم کا کوئی حصہ، اس کا نشان تک نہیں ملا۔ وہاں کی خاک اکٹھی کر کے ایک جگہ بھر دی گئی اور اس خاک میں اس یہودی ایمبیسیڈر کی خاک بھی شامل تھی اس لئے کوئی نہیں جانتا کہ وہ کس کس کی خاک کا پتلا بنایا گیا ہے جسے ضیاء کہا جاتا ہے اب۔ اور جو نشان ہے وہ صرف مصنوعی دانت ہیں اس کے متعلق ذرہ بھی کسی کو شک نہیں۔ پس یہ نشان خدا نے بڑی شان سے

ظاہر فرمایا۔ اور یہ ظالم لوگ باز ہی نہیں آ رہے۔ اسی طرح مسلسل بے حیائیوں میں آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ وہی ظالمانہ تحریکات ہیں جو پہلے اٹھتی رہیں۔ جن کا رد کیا گیا جن کے موثر، مدلل جوابات دیئے گئے مگر جب حیاء اٹھ جائے تو پھر انسان جو چاہے کرتا پھرے۔ اس قوم سے حیا اٹھ گئی ہے یہاں تک وہ دعوے پھر کرتے چلے جاتے ہیں کہ تمام دنیا کے علماء ان کو مرتد اور کافر، دائرہ اسلام سے باہر سمجھتے ہیں اور یہ تسلیم نہیں کرتے۔ تم لوگوں کے خلاف بھی تو باقی سب مسلمان فرقوں کے یہی دعاوی رہے ہیں تو تم بھی تسلیم کرلو پھر۔ لیکن تم کر بھی لو گے تو ہم پھر بھی نہیں کریں گے کیونکہ اس بکواس کو تسلیم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم واقعتاً خدا کی توحید کے منکر ہو جائیں۔ ان الزامات کو قبول کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم واقعتاً آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی خاتمیت کا انکار کردیں۔ ان الزامات کا مطلب یہ ہے کہ واقعتاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے آقا و مولا حضرت محمدؐ رسول اللہ کا ہمسر یا ان سے بڑھ کر سمجھنے لگ جائیں۔

تو جو کچھ تمہارے بس میں ہے کرو۔ پہلے بھی میں نے یہی کہا تھا۔ آج بھی یہی کہتا ہوں اور یہی بات دہراتا رہوں گا۔ جو کچھ کرنا ہے کرو۔ تم اپنے پیادے بڑھا لاؤ، اپنے سوار نکال لاؤ، چڑھا دو ہم پر اپنی دشمنی کی فوجیں۔ جس طرف سے آسکتے ہو آؤ لیکن ان باتوں سے احمدیت ٹل نہیں سکتی کیونکہ احمدیت کا وجود ہے یہ اور وہ ہے کلمہ توحید کی گواہی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی رسالت اور عبدیت کی گواہی اور یہ گواہی کہ آپؐ خاتم الانبیاء ہیں اور کوئی نہیں جو کبھی دنیا میں آپؐ کی شان کا ہمسر پیدا ہوا۔ نہ آئندہ کبھی ہوگا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خمیر آپؐ کی محبت سے اٹھا ہے، آپؐ کے عشق سے اٹھا ہے، آپؐ کی کامل غلامی سے اٹھا ہے، آپؐ پر فدا ہو جانے کے ساتھ اٹھا ہے وہ خمیر۔ تو ان باتوں سے تم ہمیں اپنی گندہ دہنی سے کیسے روک سکتے ہو۔ نہ روک سکتے ہو۔ نہ کبھی روک سکو گے۔

یہ حوالے کہ پاکستان کی کانسٹی ٹیوشن یہ کہتی ہے اس پر ایمان لے آئیں، کیسی احمقانہ بات ہے کہ پاکستان کی کانسٹی ٹیوشن کا آئے دن تم انکار کرتے پھرتے ہو۔ جب کوئی حوالہ ملتا ہے اسی کانسٹی ٹیوشن نے ہمیں آزادی ضمیر کا حق جو دیا ہے وہ تم کیوں نہیں مانتے۔ اس لئے جہالت کی حد ہے۔ ایک قوم جب فیصلے کرتی ہے ان کی مرضی کے خلاف ہو تو کہتے ہیں ہم دھرنا دیں گے، ہم سڑکوں پہ بیٹھ جائیں گے، ہم کسی قیمت پہ نہیں مانیں گے۔ اور اس کے باوجود ہمارا حق ہے کہ ہم میں جج بھی بنائے جائیں، ہم میں وزیر بھی بنائے جائیں۔ ہم میں ہر عہدے کے لوگ، چاہے اہل ہوں یا نہ ہوں، منتخب کرلئے جائیں۔ اور احمدیوں پر یہ الزام کہ چونکہ کانسٹی ٹیوشن کو نہیں مان رہے اس لئے ان کو کانسٹی ٹیوشن کے لحاظ سے کوئی ذمہ داری بھی سونپنی نہیں چاہیئے۔ کون سی کانسٹی ٹیوشن ہے جس کی تم بات کرتے ہو۔ خدا کی کانسٹی ٹیوشن کے مقابل پر ساری دنیا کی کانسٹی ٹیوشنز بھی کچھ کہیں ہم پاؤں کی ٹھوکر سے اس کو رد کر دیں گے۔

تمہاری کانسٹی ٹیوشن ہمیں یہ منوانا چاہتی ہے کہ نعوذ باللہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم جھوٹے ہیں۔ کوئی حیا کرو۔ تقدس محمدؐ رسول اللہ کا اور اس کی حفاظت کے لئے تم کھڑے ہوئے ہو۔ ایسے مکروہ لوگ جن کے نزدیک تقدس کا یہ تصور ہے کہ جب تک کوئی محمدؐ رسول اللہ کی رسالت کا انکار نہیں کرے گا ہم اسے سینے سے نہیں لگائیں گے۔ ہم ایسے سینے پہ تھوکتے بھی نہیں۔ کیسی خبیثانہ حرکت ہے اور اسے یہ مولویت کا نام دے رہے ہیں کہ ہم مولانا ہیں۔ ہمیں دین کا علم ہے اس لئے ہم اعلان کرتے ہیں کہ جب تک احمدی کانسٹی ٹیوشن کے فیصلے کو تسلیم نہیں کریں گے اس وقت تک ہم اس مہم کو نہیں چھوڑیں گے اور اس وقت تک کسی احمدی کو پاکستان میں زندہ رہنے کا حق نہیں ہے۔

ہم تو اس خدا کی بات کا جواب دیں گے جس نے کہا کہ "فلیستجیبوا لی" جو ہماری بات کا جواب دیتا ہے۔ تم ہوتے کون ہو، تمہاری حیثیت کیا ہے؟ تم تو ذلتوں کی مار بننے والے ہو۔ عبرت کا نشان بننے والے ہو۔ اور اس تقدیر کو تم ٹال نہیں سکتے کبھی۔ یہ میرا چیلنج ہے اسے ٹال کے دکھاؤ۔ پس اس رمضان کو اس پہلو سے ہم بھی فیصلہ کن بناتے ہیں تم بھی فیصلہ کن بنا لو۔ جو جھوٹ اور بکواس جتنی بھی تم کر سکتے ہو، کر رہے ہو اور جتنی گندہ دہنی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق تم نے کی ہے اس دور میں، میرا خیال ہے انسانی تاریخ میں کبھی کسی نبی کے خلاف، کبھی خدا کے کسی بندے کے خلاف اس قسم کی بکواس کبھی نہیں ہوئی۔ **تم نے معاملات کو آخری حد تک پہنچا دیا ہے اور اس پہلو سے اللہ تمہیں مہلت بھی بہت دے رہا ہے اور دے چکا ہے مگر تمہارے پکڑنے کے دن آئیں گے اور لازماً آئیں گے، یہ وہ تقدیر ہے جسے تم ٹال نہیں سکتے۔**

**میں آج اس جمعہ میں اعلان کرتا ہوں کہ لازماً تم پر ذلتوں کی مار پڑنے والی ہے۔ اس تقدیر کو بدل کے دکھاؤ تب میں اس بات کو قابل قبول سمجھوں گا کہ تم سے مزید گفتگو کی جائے کسی بات پر۔** اب یہ سلسلے گفتگو کے کٹ چکے ہیں ان سب بے حیائیوں پر تم قائم ہو جن سے روکنے کے لئے تمہاری منتیں کیں۔ تمہیں سمجھایا کہ بس کرو کافی ہو گئی ہے۔ اپنے ساتھ ساری قوم کو تو برباد نہ کرو۔ اب آوازیں اٹھ رہی ہیں جگہ جگہ سے کہ ملک ختم ہوگیا، ملک تباہ ہو گیا۔ جو نگران حکومت آئی تھی وہ اب یہ اعلان کر رہی ہے کہ ہمارے بس میں تو بات ہی نہیں رہی۔ احتساب کیسا ہم تو کچھ بھی نہیں کر سکتے، ساری قوم کا یہ حال ہے۔ اور ان کو یہ کہا جا رہا ہے کہ انہوں نے ملک کی بے عزتی کردی ہے۔ کہہ دیا ہے کہ سارے بد دیانت ہیں۔

تو وہ ملک جس کی عزت جھوٹ سے وابستہ ہو جائے، یہ اعلان کرے اگر وزیر اعظم کہ سارے دیانتدار ہیں تو پھر مقابل کے سیاستدان ان کو معاف کریں گے ورنہ نہیں کریں گے کہ بدنام کرادیا ہمیں۔ بدنام تو ہوئے بیٹھے ہو۔ تمہیں پتہ ہی نہیں لگا اب تک کہ تمہارا نام کیا ہے دنیا میں۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ اخباروں کے نمائندے یہ باتیں باہر پہنچا ہی نہیں رہے۔ جو قصے چلتے ہیں آئے دن فلاں یہ کھا گیا، فلاں یہ کھا گیا، فلاں کا اتنا سونا پکڑا گیا، فلاں کی یہ گندگی پکڑی گئی اور آئے دن پاکستان کے اخبار جس بے حیائی سے بھرے ہوئے ہیں کہ یہ کردار ہے قوم کا تم سمجھتے ہو کہ دنیا کو پتہ ہی کچھ نہیں۔ تم آنکھیں بند کرکے بیٹھے رہو بے شک، مگر اگر کوئی تم میں سے یہ بہادری کرے کہ وہ کہہ دے کہ ہاں یہ قوم ایسی ہو چکی ہے تو اس کے پیچھے پڑ جاتے ہو، کہتے ہو جھوٹ بولتا ہے یا جھوٹ نہیں بھی بولتا تو بتانے کی کیا ضرورت تھی ہم گویا چھپے بیٹھے تھے ہمیں بدنام کر دیا۔ کون سی بات ہے جو دنیا کو پتہ نہیں ہے۔ سب کچھ پتہ ہے۔ اس لئے خواہ مخواہ کے جھگڑے لگا بیٹھے ہو۔ وہ بات جس نے بھی کہی ہے، وزیر اعظم نے کہی ہے، بالکل درست ہے کہ اب ہم کس کس کا احتساب کریں۔ اوپر سے نیچے تک، آوے کا آوا بگڑا پڑا ہے۔ جب ہم نے چھان بین کرکے دیکھنا شروع کیا تو وہ کہتے ہیں میں تو اب بالکل اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا کہ مقررہ مدت کے اندر یہی فیصلہ کرسکوں کہ کس کو لسٹ میں رکھنا ہے، کس کو نکالنا ہے، کہاں سے شروع کروں۔ چوٹی کے سیاستدانوں سے لے کر ان کے ادنیٰ کارکنوں تک سارے بددیانت ہیں۔ چپڑاسی سے لے کر اوپر کے سب سے بالا افسر تک ساروں کا یہی حال ہے تو انہوں نے تو ہتھیار ڈال دیئے ہیں کہ میں تو اب کچھ نہیں کر سکتا۔ ساری قوم ہے، اب قوم اپنا محاسبہ آپ ہی کرے میں کیا کر سکتا ہوں مزید۔ ٹھیک ہے وہ نہیں کر سکتے مگر یہ تو معلوم کر سکتے ہیں کہ اس قوم کو ہلاک کس نے کیا ہے۔ **ملاں ہے جس نے اس قوم کو برباد کیا ہے اور جب تک یہ زہر تمہاری جڑوں میں بیٹھا ہوا ہے، جب تک تمہاری زندگی کی بقاء کا کوئی سامان نہیں ہو سکتا** یعنی زندگی باقی رکھنے کا۔ اس لئے اس زہر کو پہلے نکالو۔ ہر خرابی کا ذمہ دار یہ ملاں ہے اور یہ چڑھا ہوا ہے اس بناء پر کہ احمدیوں کے خلاف جو کچھ یہ کہے تم اسے سینے سے لگائے رکھتے ہو۔ اور اتنا ڈرایا ہے تمہیں کہ اگر احمدیت کے حق میں کوئی سچی بات تم کہو تو یہ تمہاری جان کھا جائے گا اور اسی خوف کی وجہ سے ان کو رفعت مل رہی ہے، عظمت مل رہی ہے جیسی بھی وہ رفعت اور عظمت ہو سکتی ہے۔ دراصل ذلت اور نکبت کا دوسرا نام ہے جو ان کی رفعتیں اور ان کی عظمتیں ہیں، اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ کیونکہ خدا کی نظر میں یہ رفعت محض ذلت اور نکبت ہے اس کے سوا کچھ بھی نہیں۔ **پس ملاں کی جان توڑنی ہے تو اس سے احمدیت کا لقمہ چھین لو پھر دیکھو اس کی کیا حیثیت باقی رہ جاتی ہے۔** اس کے سوا اس کی کوئی بھی حیثیت نہیں ہے۔ سارے پاکستان میں ایک گلی کی اصلاح کرنے کے قابل نہیں ہے یہ۔ ہر موڑ پہ مسجدیں دکھائی دیں گی مگر مسجد کا ساتھی بھی دیانتدار نہیں بنا سکے۔ تو وزیر اعظم صاحب جب یہ اعلان کرتے ہیں کہ ساری قوم بددیانت ہو گئی ہے تو ملاں کے گریبان پہ کیوں نہیں ہاتھ ڈالتے۔ تم کیا کر رہے ہو بیٹھے ہوئے، تم نے جو قیامت مچا رکھی ہے کہ ہم اسلام کی حفاظت میں جانیں دے دیں گے، عصمت رسالت کے لئے ہم سب کچھ قربان کر دیں گے تو اسلام تو ذبح کر بیٹھے ہو۔ کس گلی میں تمہارا اسلام دکھائی دے رہا ہے۔ ساری قوم بددیانت ہے۔ تم اور بھی کھا کھا کے موٹے ہوئے چلے جا رہے ہو اور یہ تمہاری اسلام کی محبت ہے۔ اسلام کا پیچھا چھوڑو اور ملک کا پیچھا چھوڑو۔

لو لاك لما خلقتُ الافلاك

ترجمہ۔(اے محمد ﷺ) اگر میں نے تجھے پیدا نہ کرنا ہوتا تو یہ زمین و آسمان بھی پیدا نہ کرتا۔ (حدیث قدسی)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا۔ نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

منجانب۔ محتاجِ دُعا۔ جماعت احمدیہ اتر پردیش

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

A.S. BINNING
Import - Export, Textil - Großhandel
Inh.: Avtar Singh Binning
Lager
Frankenstraße 10 - 20097 Hamburg
(S-Bahn Hammerbrook)
Telefon 040 / 236 95 79 + 23 38 39
Fax 040 / 236 95 80 Tel. privat 040 / 299 53 34

جو محضر نامہ پیش کیا گیا ہے ایک وزیر کے خلاف ایک جد و جہد کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ یہ پاکستان کے دشمن، اور آغاز ہی سے دشمن ہیں اور پاکستان بننے کے بعد بھی دشمن رہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو پاکستان کو پلیدستان لکھا کرتے تھے اور جب تک ان کا دخل نہیں ہوا پاکستان، پاکستان ہی رہا ہے اب پلیدستان بنا ہے۔ تو جو بدنامی کا موجب ہے اس کو پکڑتے نہیں اور جو حق کا اقرار کرتا ہے اس کے خلاف بول اٹھتے ہو۔ وہ لوگ جو الزام لگا رہے ہیں وزیر اعظم پر وہ یہ کیوں نہیں دیکھتے کہ پلیدستان بنا دیا گیا ہے اور اس مولوی نے پلیدستان بنایا ہے جو قائد اعظم کے خلاف، پاکستان کے خلاف جد و جہد میں صف اول پہ تھا۔ اور احمدیت پہ جھوٹا الزام کہ احمدیت پاکستان کے خلاف تھی۔ کشمیر کی جد و جہد میں بھی لکھا گیا کہ احمدی اپنا دامن بچا گئے حالانکہ کشمیر کی جد و جہد کا آغاز ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں ہوا ہے اور ان کے اپنے کشمیری سچے راہنما لکھنے والے لکھ چکے ہیں کتابوں میں کہ اس آزادی کی مہم کی باگ ڈور مرزا بشیر الدین محمود احمد کے ہاتھ میں تھی۔ پہلی آزادی کی مہم کی باگ ڈور کس کے ہاتھ میں تھی۔ جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں۔ کس نے سپرد کی تھی۔ تمہارے چہیتے اقبال نے خود ریزولیوشن پیش کیا۔ ساری تاریخ کو مسخ کرکے ہر بات کا جھوٹ بنا دیتے ہیں۔ اس لئے ان کے ساتھ بحثوں کا سوال ہی نہیں۔ جس نے جھوٹ بولنا ہی بولنا ہے، جسے حیا کوئی نہیں ہے وہ بار بار بولتا ہے، مسلسل بولتا چلا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ اب گفتگو کا کونسا سوال باقی رہ جاتا ہے۔

لیکن ہاں خدا کے حضور فریقین کو یہ التجا کرنی چاہیئے کہ جو جھوٹا ہے اس پہ لعنت ڈال۔ پہلے مباہلے سے یہ اس طرح گریز کر گئے تھے کہ کہتے تھے کہ مباہلے کی شرطیں پوری نہیں ہو رہیں۔ کوئی کہتا تھا کے میں آؤ اور وہاں جاکر آمنے سامنے سارے اکٹھے ہوں۔ اب سارا عالم اسلام کیسے وہاں اکٹھا ہو جائے گا اور ساری جماعت احمدیہ وہاں کیسے اکٹھی ہو جائے گی۔ کس کس کو تم لاؤ گے۔ کون سا تمہارا اتفاق ہے۔ فضول لغو باتیں۔ اور کے کی سرزمین کا ہونا کیوں ضروری ہے۔ مباہلوں کے لئے تو کبھی بھی ایسی کسی ایک سرزمین کا انتخاب نہیں ہوا۔ وہ جو مباہلے کا چیلنج تھا وہ تو مدینے میں ہوا تھا ویسے بھی کے کے دور میں تو ہوا ہی نہیں تھا وہ مباہلہ۔ نہ ان کو اسلام کی تاریخ کا پتہ، نہ شرائط کا کوئی علم۔ اصل بات ہے "لعنة الله على الكاذبين" خدا کی لعنت پڑے جھوٹوں پہ۔ اس کے لئے کونسی سرزمین کی ضرورت ہے۔

**پس اس جمعہ پر میں ایک فیصلہ کن رمضان کی توقع رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ کو تاکید کرتا ہوں کہ اس رمضان کو خاص طور پر ان دعاؤں کے لئے وقف کردیں کہ اے اللہ اب ان کے اور ہمارے درمیان فیصلہ فرما کہ تو احکم الحاکمین ہے۔ تجھ سے بہتر کوئی فیصلہ فرمانے والا نہیں۔** اور چونکہ مباہلے کے نام سے ان کی جان نکلتی ہے اور کہتے ہیں کہ احمدی بھاگ رہے ہیں، بےوقوفی کی حد ہے۔ مباہلے کا تو میں نے چیلنج دیا تھا ہم کیسے بھاگ رہے ہیں۔ چیلنج میں نے دیا ہے اور بھاگ میں گیا ہوں۔ وہ تو سب جگہ مشتہر پڑا ہوا ہے۔ اسی چیلنج کی وجہ سے تو تم احمدیوں کو قید و بند کی صعوبتوں میں مبتلا کرتے رہے، شور ڈال دیا کہ انہوں نے ہمیں مباہلے کا چیلنج دے دیا ہے۔ اور پھر کہتے ہو کہ بھاگ گئے۔ قبول کرلیتے، بھاگ کیسے سکتے تھے، ہم تو دے چکے تھے۔ جس کی ترکش سے تیر نکل چکا ہو واپس کیسے لے سکتا ہے؟

اور پھر جب ضیاء نے بھی ہاں نہیں کی تو میں نے جمعہ میں اعلان کیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے رات رویا میں ایسی خبر دی ہے جس سے میں سمجھتا ہوں کہ جو خدا تعالیٰ کے عذاب کی چکی ہے وہ چل پڑی ہے اور یہ شخص اگر اپنی بےعزتی سمجھتا ہے کہ میں مرزا طاہر احمد کو جس کو میں نے عملاً ملک سے نکال باہر پھینکا ہے یعنی روکنے کے باوجود نکل گیا ہے یہ مراد ہے وہ کیا چیز ہے، اس کی حیثیت کیا ہے، میں اس کے چیلنج کا جواب کیوں دوں۔ میں نے کہا اگر ان صاحب کی یہ سوچ ہے تو اس کا علاج یہ بتاتا ہوں کہ یہ آئندہ بدزبانیوں سے باز آجائے اور احمدیت کے خلاف جو اقدامات کئے ہیں ان کی سنجیدگی سے پیروی نہ کرے۔ اگر توبہ نہیں کرنی تو اتنا ہی کرے۔ یہ غالباً چند جمعے پہلے اعلان کیا تھا کہ ایسا کرلے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ مباہلے کی زد سے بچ جائے گا کیونکہ عملاً یہ اپنا سر خدا کے حضور خم کر دے گا کہ میری توبہ، میں اب ان باتوں میں مصر نہیں ہوں، ضد نہیں کرتا۔ اب تاریخیں تو مجھے یاد نہیں رہیں مگر یہ مجھے علم ہے قطعی طور پر کہ ضیاء کی ہلاکت سے کچھ عرصہ پہلے میں نے یہ اعلان اسی مسجد سے کیا تھا، جمعہ میں کیا تھا۔ لیکن اس کے بعد اس نے اپنے حالات نہیں بدلے بلکہ شرارت میں بڑھتا چلا گیا۔ اس پر پھر وہ رات آئی جس میں مجھے خدا نے وہ چکی چلتی ہوئی بتائی اور میں نے پھر صبح دوسرے دن جمعہ تھا اس میں اعلان کیا کہ اب خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے یہ اطلاع ملی ہے، یہ خبر مل گئی ہے آخری فیصلہ کن کہ اب اس کے دن پورے ہو چکے ہیں۔ اب خدا کے عذاب کی چکی سے یہ شخص بچ نہیں سکتا۔ اور اگلے جمعہ سے پہلے پہلے اس طرح یہ ہلاک ہوا ہے کہ ہمیشہ کے لئے عبرت کا نشان بن گیا ہے۔

پہلا فرعون تو ایسا تھا جس کی لاش عبرت کے لئے محفوظ کر دی گئی تھی۔ یہ اس دور کا فرعون ایسا ہے جس کی خاک بھی نہیں بچی۔ صرف مصنوعی دانتوں سے وہ پہچانا جاتا ہے اور وہی عبرت کا نشان بن گئے ہیں ہمیشہ کے لئے۔ تو ان مولویوں کی پھر بھی آنکھیں نہیں کھلیں۔ اور یہ عجیب بات ہے، یہ ساری باتیں اکٹھی ہوگئی ہیں اس لئے **میں سمجھتا ہوں کہ یہ سال ایک بہت غیر معمولی سال ہے،** پچھلا سال بھی اس لحاظ سے غیر معمولی تھا کہ پچھلے سال بھی رمضان سے پہلے میں نے جماعت کو تحریک کی تھی کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مولوی کی ذلتوں کے اب سامان شروع کرے اور "**اللهم مزقهم كل ممزق و سحقهم تسحيقا**" کی دعا خصوصیت سے یاد رکھیں۔ **اور اس رمضان میں یہ دعائیں بطور خاص توجہ اور الحاح سے کریں** اور اس کے بعد وہ واقعات رونما ہوئے جن کے بعد مولوی کے سارے منصوبے دھرے رہ گئے اور اگر وہ **انقلاب** نہ آتا جس انقلاب کے نتیجے میں حکومت رفع دفع ہوئی تو ان مولویوں کے تو بہت عجیب ارادے تھے اور ان کا فوج میں ایسا اثر رسوخ ہو چکا تھا کہ فوجی انقلاب کے ذریعے یہ ملک پر قابض ہونا چاہتے تھے اور چونکہ وہ ایک خاص ٹولہ تھا جو اب بھی وہی ٹولہ ہے جو آگے آ رہا ہے۔ اس لئے اگر وہ مولوی آ بھی جاتے تو دوسرے مولویوں نے اسے قبول نہیں کرنا تھا اور ملک کے عوام نے اسے قبول نہیں کرنا تھا۔ تو بہت بڑی تباہی سے اور خون خرابے سے جماعت کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے بچا لیا۔

تو ملک کے اصل محافظ اور ہمدرد تو ہم ہیں، تم کیا چیز ہو۔ تم تو پورا زور لگا رہے ہو کہ ملک برباد ہو جائے۔ یہ احمدیوں کی دعائیں ہی ہیں جو اس ملک کو بار بار بچانے میں کام آتی ہیں۔ تو اس پہلو سے اب کی جو دعائیں ہیں اس میں یہ یاد رکھیں کہ ایک لیکھرام کو برباد کیا مگر یہ عقل والے لوگ نہیں ہیں۔ ایک فرعون تباہ ہوا لیکن پھر بھی انہوں نے عبرت نہ پکڑی۔ **تو اے خدا اب ان سب فراعین کی صف لپیٹ دے جو مسلسل تکبر میں اور جھوٹ میں پہلے سے بڑھ بڑھ کر چھلانگیں لگا رہے ہیں اور ظلم اور بےحیائی سے باز نہیں آرہے۔ پس ہمارے لئے یہ سال یا اس سے اگلا سال ملا کر ان سب کو ایسا فیصلہ کن کر دے کہ یہ صدی خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دشمن کی پوری ناکامی اور نامرادی کی صدی بن کر ڈوبے اور نئی صدی احمدیت کی نئی شان کا سورج لے کر ابھرے۔ یہ وہ دعائیں ہیں جو اس رمضان میں میں چاہتا ہوں کہ آپ بطور خاص کریں اور رمضان کے بعد بھی ہمیشہ ان دعاؤں کو اپنے پیش نظر رکھیں۔**

لیکھرام کا میں نے ذکر کیا تھا۔ یہ عجیب ہے ایک اور اتفاق کہ لیکھرام بھی ۱۸۹۷ء میں ہی ہلاک ہو کر ایک عبرت کا نشان بنا تھا اور یہ ۱۹۹۷ء ہے جس میں ہم یہ بات کر رہے ہیں۔ یعنی ۹۷ء کا تکرار ہے۔ **سو سال پہلے لیکھرام عبرت کا نشان بنا تھا اور آج سو سال کے بعد میں پھر لیکھراموں کی ہلاکت کے لئے آپ کو دعا کرنے کی طرف متوجہ کر رہا ہوں** اور یہ کسی سوچی سمجھی تدبیر کے مطابق نہیں ہوا۔ مولویوں کے متعلق بھی مجھے یاددہانی ربوہ سے آئی ہے اور اس وقت میرے ذہن میں ہرگز کوئی مضمون نہیں تھا کہ رمضان سے پہلے اپنے خطبے میں ان کا نام تک لوں۔ لیکن لیکھرام کے متعلق گزشتہ جمعہ پر افتخار ایاز صاحب نے جو سوال و جواب کی مجلس میں میری مدد کر رہے تھے انہوں نے پوچھا لیکھرام کے متعلق کہ ۱۹۹۷ء آگیا ہے جو ۱۸۹۷ء کے نشان کی یاد دلاتا ہے۔ تو میں نے کہا میں اگلے جمعہ پر اس کا تفصیلی جواب حوالے دے کر دوں گا۔ لیکن بعد میں مجھے خیال آیا کہ اس سوال و جواب کی مجلس کا موقع نہیں یہ تو ساری دنیا کو یاد دلانے کی بات ہے کہ ۱۸۹۷ء میں لیکھرام ایک حیرت انگیز عبرت کا نشان بنا ہے۔ اس کی ساری تعلیاں جھوٹی نکلیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ساری باتیں سچی نکلیں۔ پس اس پہلو سے یہ سال ایک اور بھی نشان لے کر آیا ہے اور یہ ساری باتیں اکٹھی ہو کر اس سال کو غیر معمولی اہمیت دے رہی ہیں۔

اور مزید ایک آخری بات یہ کہ آتی دفعہ دفتر سے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے مجھے یاد دلایا کہ جو آپ نے پہلا مباہلے کا چیلنج دیا تھا وہ بھی FRIDAY THE 10TH کو دیا تھا اور آج بھی FRIDAY THE 10TH ہے۔ تو یہ عجیب بات ہے۔ یہ تمام امور وہ ہیں جو میری سوچ کی پیداوار نہیں ہیں بلکہ یہ تقدیر الٰہی کی طرف سے ایسا ہوا ہے کہ ساری باتیں اکٹھی ہو گئیں۔ عام طور پہ کہتے ہیں اتفاقات اکٹھے ہوئے۔ میں اتفاقات کا نام نہیں لے رہا۔ یہ ساری باتیں تقدیر الٰہی سے اکٹھی ہوئیں۔ اور مجھے یاد دلانے کے لئے کوئی ربوہ سے خط آیا، کوئی یہاں سے بات پیدا ہوئی اور کوئی گزشتہ جمعہ کو سوال و جواب کی مجلس میں بات اٹھ گئی۔ تو ان سب باتوں نے مل کر اور آتی دفعہ منیر جاوید صاحب کا یہ کہنا کہ آپ کو شاید یاد نہیں وہ پہلا چیلنج بھی جمعہ ہی کے دن تھا، مجھے اس بات پر اب کامل یقین ہو گیا ہے کہ **انشاء اللہ یہ رمضان ہمارے لئے غیر معمولی برکتوں کا رمضان بن کر چڑھے گا اور اس کی دعائیں انشاء اللہ اس صدی کا احمدیت کے حق میں**


شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔ فون 04524-649

STAR
☎ 5457153
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER &
RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP. BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

**نیک انجام ظاہر کرنے میں بہت ہی غیر معمولی خدمت سرانجام دیں گی، یعنی دعائیں یہ خدمت کریں گی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا اور آسمان سے جو تقدیر وہ ظاہر فرمائے گا احمدیت کے غلبے اور نصرت کی تقدیر ہوگی۔ اور جو وہ تقدیر ظاہر فرمائے گا احمدیوں کے دشمنوں کی ذلت اور نکبت اور ہلاکت کی تقدیر ہوگی۔** پس ہم نے جو کام کرنا ہے وہ دعائیں ہیں اور خدا تعالیٰ نے جو کام کرنا ہے وہ یہ ہے کہ میرے بندوں سے کہہ دے کہ جب بھی وہ مجھے پکارتے ہیں "فانی قریب" تو میں ان کے قریب ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ کی قربت کا نشان بنائیں۔ اور حقیقت میں لیکھرام کے نشان کا تعلق بھی قربت الٰہی کے ساتھ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کو یہ سمجھا رہے تھے کہ تو خدا سے دور ہے اور میں قریب ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی شان میں تیری گستاخی مجھے کسی قیمت پہ برداشت نہیں ہے۔ آپ نے ایسے ایسے الفاظ استعمال کئے ہیں کہ انسان لرز اٹھتا ہے۔ فرماتے ہیں میں یہ برداشت کر سکتا ہوں کہ میرے بچے میرے سامنے ذبح کر دیئے جائیں۔ میرے عزیز ترین اقرباء اور پیارے میری آنکھوں کے سامنے ہلاک کر دیئے جائیں مگر محمدؐ رسول اللہ کی شان کے خلاف گستاخی میں برداشت نہیں کر سکتا۔

آج اللہ تعالیٰ نے محمدؐ رسول اللہ کے غلام کے لئے میرے دل میں وہی محبت کا جذبہ پیدا کیا ہے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے اور یہی میری ہمیشہ سے دعائیں رہی ہیں کہ جس طرح آپؑ نے حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ کے دفاع میں آپؐ پر جھوٹے الزام لگانے والوں کے مقابل پر اپنی چھاتی آگے کی تھی، خدا مجھے بھی توفیق بخشے میں مسیح موعود، محمد رسول اللہ کے غلام کے لئے اپنی چھاتی آگے کردوں۔ جو تیر برسنے ہیں یہاں برسیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کا گزند نہ پہنچے۔ پس اس جذبے کے ساتھ میں یہ تحریک کر رہا ہوں اور جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا ہے دراصل یہ قربت کے نشان کی بات ہے۔ **اگر ہم اللہ کے قریب ہیں تو وہ اپنا وعدہ ہمارے حق میں ضرور پورا کرے گا۔ اگر یہ مخالف اللہ سے دور ہیں تو خدا تعالیٰ ان کو ضرور لعنت کا نشانہ بنائے گا۔ یہ ایسا یقین ہے جو یقین کے آخری مقام تک پہنچا ہوا ہے۔ حق الیقین سے میں یہ بات کہہ رہا ہوں۔**

اب میں لیکھرام کے متعلق جو اس نے گستاخانہ رویہ اختیار کیا اور کیسے وہ سلسلہ شروع ہوا، مختصر یاد کرا دیتا ہوں۔ کیونکہ اب ایک سے نہیں اب تو سینکڑوں لیکھراموں سے ہمارا واسطہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو بذریعہ اشتہار لیکھرام کو اطلاع دی کہ قضاء و قدر کے متعلق جناب الٰہی سے مجھے اطلاع ملی ہے تمہارے متعلق کہ تمہاری بدزبانی جو ہے یہ پکڑی جائے گی اب۔ اس لئے اگر تم اجازت دیتے ہو تو میں اس پیشگوئی کو شائع کروا دیتا ہوں۔ "وہ اس پیشگوئی کے ظہور سے ڈرتے ہیں تو کسی کو اس پر مطلع نہ کیا جائے گا"۔ یہ اجازت نہیں یہ الفاظ ہیں کہ اگر وہ اس پیشگوئی کے ظہور سے ڈرتے ہیں تو پھر کسی کو مطلع نہیں کیا جائے گا۔ اگر ڈرتے نہیں، بے باک ہیں تو پھر میں سب کو مطلع کروں گا۔ اس پر پنڈت لیکھرام نے نہایت بے باکی سے ایک اشتہار کے ذریعے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ایک جوابی پیشگوئی کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو لیکھرام کے متعلق پیشگوئی شائع کی وہ ۱۸۸۶ء میں نہیں بلکہ ۱۸۹۳ء میں کی ہے ۱۸۸۶ء میں اس کو مطلع کیا، اس کو نصیحت کی کہ تم اس بدزبانی سے باز آ جاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہارا بہت برا انجام دکھایا ہے۔ لیکن جب وہ باز نہیں آیا تو پہلی پیشگوئی جو لیکھرام کے متعلق جو عذاب کی اور نکیر کی پیشگوئی تھی وہ بیس فروری ۱۸۹۳ء کو کی گئی ہے۔ ۲۰ فروری کو پہلا اشتہار ہے جس میں اس کو تنبیہ کی گئی تھی اور وہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء تھی جو پیشگوئی شائع ہوئی ہے ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کو شائع کی گئی ہے۔ اس میں چھ سال کے اندر اس پر عذاب نازل ہونے کی خبر تھی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۹۳ء ہی کو اشتہار شائع فرمایا جس میں رویا میں وہ شخص آپ کو دکھایا گیا اس کا ذکر کرتے ہیں جس کے خنجر سے لیکھرام نے ہلاک ہونا ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۳ء میں برکات الدعاء میں سرسید کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تم دعا کے منکر ہو میں دعا کا قائل ہوں میرے پاس آؤ دعا کا نتیجہ دیکھ لو۔ فرماتے ہیں "آ میری اس دعا کا نتیجہ دیکھ لے جس کے متعلق خدا نے مجھے بتایا ہے کہ وہ قبول ہو گئی ہے یعنی لیکھرام کے متعلق دعا"۔ پس سرسید کو مخاطب کرتے ہوئے بھی لیکھرام کے متعلق آپ نے اس دعا کا ذکر فرمایا۔ پھر فرمایا کرامات الصادقین میں وہ بھی ۱۸۹۳ء ہی میں شائع ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بشارت دی ہے کہ تو ایک یوم عید دیکھے گا اور وہ دن عید کے دن سے بالکل ملا ہوا ہوگا۔ یہ ایک، اور علامت لیکھرام کی ہلاکت کی اس کے دن کی تعیین کی ہوئی۔ پھر ۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء کو آپ نے ایک اشتہار شائع فرمایا جب کہ یہ سارے واقعات ہو چکے تھے مگر اس کا ذکر یہاں غلطی سے اس موقع پر آگیا ہے میں بعد میں بات کروں گا۔

چونکہ بہت سا وقت گزر چکا ہے اس لئے میں صرف مختصراً یہ آپ کو بتاتا ہوں کہ لیکھرام بھی مقابل پر مسلسل بدزبانی کرتا رہا اور آپ کی پیشگوئیوں کا مذاق اڑاتے ہوئے جوابی پیش گوئی کرتا رہا۔ ۱۸۸۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صرف لیکھرام کے مقابل پر اللہ تعالیٰ سے الہام پا کر اس کی ہلاکت کی خبر نہیں دی بلکہ اپنے مبارک اور مصلح بیٹے کی پیدائش کی خوش خبری بھی دی اور یہ مقابلہ اس طرح شروع ہو کر ایک معین صورت اختیار کر گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے متعلق پیشگوئیاں کیں کہ وہ بڑی شہرت اور برکت والا ہوگا، غیر معمولی ذہین ہوگا، زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور وہ وہ کام کرے گا قرآن کی خدمت میں۔ وہ ساری تفاصیل لیکھرام نے پیش نظر رکھتے ہوئے جواباً خدا تعالیٰ کی طرف جھوٹے الہامات منسوب کرتے ہوئے ایک پیشگوئی شائع کی اور یہ جو جوابی پیش گوئی ہے اس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیش گوئی کے ساتھ جو مقابلہ ہے یہ چونکہ تفصیل سے میں پہلے اپنی جو کتاب ہے "سوانح فضل عمر"، اس میں لکھ چکا ہوں، اس لئے میں اس میں سے چند باتیں آپ کی یاد دہانی کے لئے صرف پڑھتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ یہ تھے "خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں"۔ ۱۸۸۶ء میں آغاز ہوا ہے لیکھرام سے مقابلے کا اور پیش گوئی بھی ۱۸۸۶ء میں ہوئی تھی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کو کہ "میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں" مذاق کا نشانہ بناتے ہوئے وہ لکھتا ہے "رحمت کا نہیں زحمت کا کہا ہوگا، آپ تو ہر بات کو الٹی سمجھتے ہیں اور "ر"، "ز" میں امتیاز نہیں رکھتے"۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "مجھے اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا"۔ لیکھرام کہتا ہے "خدا اس سفر کو نہایت منحوس بتلاتا ہے، آپ نے شاید لدھیانہ میں کوئی خبیث کنجر کی سرائے میں جیل خانہ کے متصل فروکش ہونے کو مبارک سمجھا"۔ اس قسم کے بدتمیز اور بدخلق اور بے حیاء دشمن تھے۔

مجھے تو حیرت ہوتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صبر پر کہ کس طرح ان لوگوں کے ساتھ مقابلہ کیا ہے اور ہر بات کا جواب دیا ہے اکیلے ہو کر۔ آج تو دفاتر کے دفاتر دنیا میں ہزارہا احمدی دن رات میری تائید میں خدمت کرنے پر مامور ہوئے بیٹھے ہیں۔ اور میں حیرت سے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اعلیٰ مقام کو دیکھتا ہوں کہ کس طرح تن تنہا آپ نے تمام مشکلات کو عبور کرتے ہوئے اسلام کی خدمت کے سفر کو انجام تک پہنچایا ہے۔ ناقابل یقین شخص تھا۔ انسان کا تصور اس بات کی اہلیت نہیں رکھتا کہ اس بلندی تک دیکھ سکے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت محمدؐ رسول اللہ کے قدموں سے حاصل کیا ہے۔ پس اندازہ کرو حضرت محمدؐ مصطفیٰ کے مقام اور مرتبے کا کہ وہ کتنا بلند تر تھا۔ جس کی خاک سے مسیح موعود کا خمیر گوندھا گیا ہے اس کا اپنا وجود کتنا عظیم الشان ہوگا۔

تو میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جد و جہد اور قربانیاں اور مسلسل ان تھک محنت اور پھر ایسے ایسے بدتمیزوں سے برابر کا مقابلہ کرتے چلے جانا۔ ورنہ آجکل یہ لوگ بولتے ہیں تو میرا دل نہیں چاہتا کہ ان کو مونہہ لگاؤں، ان کی بات کا، ان کا نام لینا بھی طبیعت پر دوبھر ہے، کراہت محسوس ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دل پر بڑے جبر کئے ہیں۔

"سو قدرت اور رحمت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے"۔ وہ کہتا ہے "خدا کہتا ہے میں نے قہر کا نشان دیا ہے۔ رحمت کا نشان تو صرف کنجر کی سرائے تھی اور بس"۔ یہ بے حیاء، ذلیل، رذیل انسان، جس کی زبان کا سب کچھ ماحصل یہ ہے جو وہ باتیں کر رہا ہے، ٹکر لے رہا ہے محمدؐ رسول اللہ کے غلام سے۔ آپؑ نے فرمایا "اے مظفر تجھ پر سلام" یہ مجھے الہام ہوا ہے۔ وہ کہتا ہے "اے منکر و مکار تجھ پر آلام"۔ یہ اس کے مصنوعی خدا نے اس کو یہ الہام کیا جواباً۔

"خدا نے کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں وہ موت کے پنجے سے نجات پاویں"۔ کہتا ہے "خدا کہتا ہے کہ میں جلد مصنوعی کو فی النار کروں گا اور قبر سے نکال کر جہنم میں ڈالوں گا"۔ پھر مسیح موعود علیہ السلام


ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اِجْتَنِبُوا الْغَضَبَ

ترجمہ۔ سخت غصے سے بچو۔

منجانب:۔ مرکزی جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دعا:۔

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 مینگو لین کلکتہ 700001

فون نمبرز۔ 2430794,241652,248522

GURANTED PRODUCT

NEVER BEFORE

THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT

A TREAT FOR YOUR FEET

Soniky

NIR

HAWAI

NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD

34, A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA -15

BODY GROW GYM
SANTOSH NAGAR

ARROW GYM
CHANDRAN GUTTA

چیف کوچ۔ محمد عبد السلیم نیشنل باڈی بلڈر انڈیا۔ حیدر آباد

وزن کم کرنے۔ بڑھانے۔ موٹاپا دور کرنے کے سلسلہ میں کی جانے والی تمام ایکسر سائز اور خوراک۔ باڈی بلڈنگ کر رہے احباب شیڈول کیلئے باڈی ویٹ ساتھ لکھیں۔ مستورات سلم باڈی کیلئے معلومات حاصل کریں۔ باڈی ویٹ بڑھانے یا کم کرنے کیلئے BODY GROW پاؤڈر دستیاب ہے۔ مکمل معلومات کیلئے اس پتہ پر رابطہ قائم

تندرستی ہزار نعمت ہے

M. A. SALEEM (BODY BUILDER)
H. NO. 18-2-888/10/71. NIMRA COLONY FALAKNUMA
POST- 500253 HYDERABAD (A.P.) INDIA
Ph. 040-219036 PAGER: 040-9612-14619 FAX: 040-239408

نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک ذکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا، وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے ہوگا"۔ اس پر لیکھرام کی ہرزہ سرائی یہ ہے کہ "خدا نے یہ فقرہ سن کر مسکرا کر فرمایا کہ تو اس فریب کو سمجھا۔ عرض کیا کہ میں تو دو کوس کے فاصلے پر رہتا ہوں مجھے کیا معلوم کہ کیا واقعی لڑکا ہوگا"۔ اس طرز پر اس نے ہر بات کی تضحیک کی، ہر بات کو تمسخر اور بدزبانی کی چٹکیوں میں اڑانے کی کوشش کی۔ آپؑ نے فرمایا "وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا"۔ کہتا ہے "خدا نے بتایا وہ نہایت غبی اور کودن ہوگا۔ "وہ دل کا حلیم ہوگا" کہتا ہے "خدا کہتا ہے وہ نہایت غلیظ القلب ہوگا"۔ فرمایا "علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا"۔ لیکھرام کے تصور کے خدا نے اس کو یہ بتایا کہ "وہ علوم صوری و معنوی سے قطعی طور پر محروم کیا جائے گا"۔

غرضیکہ اس بکواس میں بڑھتے بڑھتے آخر اس نے یہ پیش گوئی کی کہ آپ کہتے ہیں چھ سال میں میں ہلاک ہو جاؤں گا، میری یہ پیشگوئی ہے جو مجھے خدا نے بتائی ہے کہ تین سال میں تیرا اور تیری ذریت کا نشان قادیان سے مٹا دیا جائے گا۔ لوگ پوچھیں گے تو قادیان والوں کو خبر نہیں ہوگی کہ کون یہاں آیا تھا اور کون چلا گیا۔ پس اس رنگ میں یہ پیش گوئی اپنے آخری منطقی نقطہ عروج کو پہنچی۔ اس سے سمجھ آتی ہے کہ کیوں اللہ تعالیٰ نے چھ سال کی مدت کا انذار فرمایا کیونکہ عین تین سال تک اپنی آنکھوں سے حضرت مصلح موعود کو پلتا، پھولتا پھلتا ہوا دیکھنا اس کے مقدر میں لکھ دیا گیا تھا کہ وہ دیکھ لے اپنی آنکھوں سے کہ وہ جو کہتا تھا یہاں تک اس نے کہا کہ جو پیدا ہوگا وہ کوئی لوتھڑا سا ہوگا اور وہ بھی چند دنوں کے اندر مرجائے گا اور فنا ہو جائے گا۔

تو یہ ساری باتیں لکھنے کے بعد جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چھ سال کی ہلاکت کی پیش گوئی فرمائی ہے تو ان معنوں میں بالکل برمحل تھی کہ ۱۸۹۳ء میں حضرت مصلح موعود چار سال کے ہو چکے تھے اور ۱۸۹۷ء میں آپ آٹھ سال کے ہو چکے تھے اور اس چار سال کے عرصے میں یا ساڑھے تین سال کے ہو گئے ہوں گے مزید۔ تو سات آٹھ سال کے درمیان کا بچہ کھیلتا دوڑتا پھرتا ہوا اس نے اس قادیان میں دیکھا اور سنا جس کے متعلق وہ کہتا تھا کہ تین سال کے اندر اندر تیرا اور تیری ذریت کا نام و نشان مٹا دیا جائے گا۔ اور پھر جب وہ پیش گوئی پوری ہوئی ہے تو اس کی تفصیل یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں آپ سب لوگ خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ عین عید کے ساتھ متصل دن کو ایک ایسا لڑکا جس کو خود اس نے اپنے گھر میں پناہ دی تھی اور وہ مسلمانوں میں سے آریہ بن کر اس کے گھر میں رہا اس کی چھری سے وہ اسی طرح ہلاک کیا گیا جیسا کہ آپؑ نے رویا میں دیکھا تھا۔ اور اس کے مونہہ سے اسی طرح بچھڑے کی سی آواز نکلی جو ہسپتال کے ڈاکٹروں نے ریکارڈ کی کہ اس طرح اس کے مونہہ سے آوازیں نکل رہی تھیں۔ اور اس لڑکے کا نام و نشان نہیں ملا کہ وہ کہاں غائب ہو گیا۔ تین منزلہ مکان کی چھت پر سے وہ چھلانگ لگا کر تو پرلی طرف جا نہیں سکتا تھا۔ جب اس کے خنجر گھونپنے پر اس کی چیخ نکلی ہے تو بیوی دوڑی اور اس نے شور مچا دیا۔ نیچے سارا بازار آریوں کا بازار تھا اور وہ سارا بازار منتظر تھا کہ دیکھیں کیا ہوا ہے۔ کچھ دوڑے فوراً سیڑھیوں کے اوپر چڑھ کے دیکھنے کے لئے کون ہے، کس نے ظلم کیا مگر اس کا کوئی نشان نہیں تھا نہ دیوار کے پرلی طرف نہ دیوار کے اس طرف۔ یہ جب نشان پورا ہوا ہے تو عجیب ایک اور نشان اس کے ساتھ اس طرح ظاہر ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اتنے بغض و عناد کے باوجود کسی آریہ کو پرچہ لکھوانے کی بھی توفیق نہیں ملی کہ یہ اس کا کارنامہ ہے یا اس کی سازش کے نتیجے میں ایسا ہوا ہے۔ بعض لوگوں نے لکھا کہ یہ تو ضرور مرزا صاحب نے آدمی بھیجا ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے مدلل جواب دیئے۔ فرمایا کہ اگر میں نے آدمی بھیجا ہوتا تو وہ غائب کہاں ہو گیا اس کو پکڑتے دکھاتے کہاں ہے وہ۔ کچھ تو پیش کرتے وہ کون شخص ہے۔ اس کا نام و نشان مٹ جائے دنیا سے اچانک، یعنی وجود کے طور پر وہ نظر ہی نہ پھر آئے یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ لیکن اس بغض و عناد کے باوجود کسی کو پرچہ لکھوانے کی توفیق ہی نہیں ملی۔

اور جنہوں نے اظہار کیا اس شک کا ان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اشتہار شائع فرمایا۔ آپؑ نے فرمایا یہ کہتے ہیں کہ میری سازش سے ایسا ہوا ہے تو میری طرف سے اعلان ہے کہ ان آریوں میں سے ایک بھی اگر ایسا شخص ہو جو خدا کی قسم کھا کر یہ کہے کہ مرزا صاحب کی سازش سے ایسا ہوا ہے وہ آدمی ان کا ہی بھیجا ہوا تھا، اور ایک سال کے اندر اندر وہ خود عبرت کا نشان بن کر ہلاک نہ ہو تو مجھ سے وہی سلوک کیا جائے جو قاتل سے سلوک کیا جاتا ہے۔ اب اتنے بڑے ہندوستان میں اتنی طاقتور ہندوؤں کی ایک شاخ جو آریہ سماج تھی، مقابل پر ایک آدمی کا بھی آگے نہ آنا یہ ایک مزید ہیبت کا نشان ہے جو اس قوم کے اوپر طاری ہو گئی تھی۔

**پس ہمارا خدا وہی ہے جس نے پہلے فرعون کو ہلاک کیا اور دوسرے فرعون کو بھی ہلاک کیا۔ ہمارا خدا وہی ہے جو ہر لیکھرام سے نپٹنا جانتا ہے جس کے قہر کی چھری سے کسی لیکھرام کا اندرونہ بچ نہیں سکتا۔** پس میں آپ سب کو ان دعاؤں کی طرف متوجہ کرتا ہوں اور وہ اشتہار جو میری طرف سے، عالمگیر جماعت کی طرف سے ساری دنیا کے معاندین اور مکفرین اور مکذبین کو دیا گیا تھا، یہ مباہلہ کا کھلا کھلا چیلنج ہے۔ یہ میرے ہاتھ میں ہے۔ اس میں ہر الزام کے جواب میں جو انہوں نے احمدیت پر لگایا میں نے کہا کہ ہم کہتے ہیں "لعنة الله على الكاذبين" تم بھی خدا کے نام پر قسم کھا کر یہ اعلان کرو کہ ہم سچے ہیں یہی احمدی ہیں، یہی ان کا عقیدہ ہے تو پھر دیکھو خدا تعالیٰ تم سے کیا سلوک کرتا ہے اور ہم سے کیا سلوک کرتا ہے۔

آج تقریباً دس سال ہو گئے ہیں ۱۹۸۸ء میں یہ اعلان کیا گیا تھا اور ۱۹۹۷ء آ گیا ہے۔ آج تو دسواں سال لگ چکا ہے غالباً اس لحاظ سے یا بہرحال دسویں سال کا آغاز ہونے والا ہے۔ یہ اعلان ہے جسے آج کے FRIDAY THE 10TH پہ میں پھر دہرا دیتا ہوں، یہ میرے ہاتھ میں ہے۔ مولویوں کو خوب پہنچایا گیا ہے یہ۔ اب جو الزام انہوں نے شائع کئے ہیں وہ اللہ کی قسم کھا کر یہ اعلان کر دیں سارے ملک میں کہ ہم مباہلہ تو نہیں کرتے لیکن لعنت ڈالتے ہیں کہ اگر ہم جھوٹے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہم پر لعنت ڈالے اور ہمیں برباد اور رسوا کر دے۔ اگر مولویوں میں ہمت ہے تو اس چیلنج کو قبول کریں۔ پھر دیکھیں خدا ان سے کیا حشر کرتا ہے۔ خدا کرے کہ ان کو یہ جہالت کی ہمت نصیب ہو جائے کہ جب وہ کثرت سے جھوٹ بول رہے ہیں تو یہ جھوٹ بھی بولیں۔ اب اور خدا کی لعنت کو چیلنج کرکے پھر ان باتوں کا اعلان کریں۔ تو میں یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی رسوائی کو ظاہر و باہر کر دے گا اور حیرت انگیز عبرت کے نشان ایک نہیں بلکہ بارہا اور کئی دکھائے گا۔ تو آپ دعائیں کریں، میں بھی دعائیں کرتا ہوں اور ان کا بھی جو زور چلتا ہے وہ لگالیں۔ دعائیں کریں جو مرضی کریں مگر جیسا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تم دعائیں بھی کرو، سجدوں میں بھی اپنے سر رگڑو تو تمہاری پیشانیاں رگڑی جائیں گی، تمہاری آنکھوں کے حلقے گل جائیں گے روتے روتے، تمہیں مخبوط الحواسی کے دورے پڑنے لگیں گے مگر خدا کی قسم میں جیتوں گا اور خدا میری تائید فرمائے گا اور تمہاری تائید میں کوئی نشان ظاہر نہیں کرے گا۔ یہ خلاصہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تحریر کا۔ پس اسی کے ساتھ میں اس خطبے کو ختم کرتا ہوں۔ آئیے اب ہم رمضان کی تیاری کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس رمضان کی ہر طرح کی برکتیں عطا فرمائے۔ منفی نشانات ان لوگوں کے خلف ظاہر ہوں اور مثبت نشانات جماعت احمدیہ کے حق میں ظاہر ہوں۔ (بشکریہ الفضل انٹرنیشنل)

## بقیہ - خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۴ر فروری

بات تاریخی لحاظ سے درست نہیں ہے بلکہ مکرم چودھری احمد مختار صاحب مرحوم سے قبل درمیانی عرصہ میں مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب بھی امیر کے طور پر فرائض انجام دیتے رہے ہیں۔

ان ضروری وضاحتوں کے بعد حضور ایدہ اللہ نے خطبہ کے مضمون کی طرف لوٹتے ہوئے فرمایا کہ رمضان میں جماعت کو توبہ واستغفار کا اور اپنے گناہ جھاڑنے کا موقعہ ملا۔

بہت خوش نصیب ہیں جو رمضان میں دھل کر پاک صاف ہو کر نکلے ہیں۔ کچھ ایسے بھی ہوں گے جو پوری طرح صاف نہیں ہوئے اس کیلئے ہمیں لازماً جدوجہد کرنی ہے کہ مرنے سے پہلے ابرار میں لکھے جائیں۔ حضور ایدہ اللہ نے خطبہ کے آغاز میں تلاوت فرمودہ آیات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس پہلو سے یہ آیت خوش خبری لے کر آئی ہے مگر ایک تنبیہ بھی ہے کہ اے لوگو جنہوں نے اپنے نفسوں پر اسراف کیا ہے، بڑے بڑے گناہ کر بیٹھے ہو تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخشنے کی طاقت رکھتا ہے۔ یقیناً وہی تو ہے جو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اس آیت کے نتیجہ میں جو یہ احساس ہوتا ہے کہ یہ عام معافی کا اعلان ہے اور ہر گنہگار بخشا گیا یہ احساس درست نہیں ہے کیونکہ اس میں بخشے جانے کا امکان کھولا گیا ہے لیکن ہر ایک کے بخشے جانے کا اعلان نہیں ہوا۔ چنانچہ اگلی آیت میں فرمایا کہ اپنے رب کی طرف جھک جاؤ اس کی طرف مائل ہو جاؤ اور اپنے آپ کو اس کے سپرد کر دو۔ اسی طرح یہ بھی فرمایا کہ جو ہدایات تمہیں دی گئی ہیں ان میں سے ادنیٰ پر راضی نہ رہو بلکہ توبہ کے ساتھ سب سے اعلیٰ پر ہاتھ مارو۔ حضور نے فرمایا کہ وہ لوگ جو توبہ کر لیتے ہیں مگر بہترین نیک اعمال کو اختیار کرنے میں جلدی نہیں کرتے اور نفس کی کمزوری کی وجہ سے اعلیٰ اعمال کو ٹالتے چلے جاتے ہیں وہ ہمیشہ خطرہ کی حالت میں رہتے ہیں۔ احسن عمل اختیار کرنا ایک نفلی حصہ نہیں بلکہ روزمرہ کی زندگی کی ضرورتوں میں داخل ہے۔ احسن عمل کرنے والوں کیلئے اس دنیا میں بھی غیر معمولی جزا ہے۔ اس پہلو سے اگر اپنی بدیوں کو دور کرنے کی طرف متوجہ ہیں اور متوجہ رہنا چاہتے ہیں تو اس طرح سے اپنی اصلاح کی کوشش کریں کہ سب سے پہلے انابت ہونی چاہئے یعنی اللہ کی طرف جھکاؤ۔ انابت الی اللہ اپنی ذات میں بخشش کیلئے ایک لازمہ ہے۔

حضور نے ان آیات کریمہ کے مضمون کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم مغفرت کے اس اعلان عام کے سائے میں آنا چاہتے ہو تو اپنے رب کی طرف میلان پیدا کرو اور جب اللہ کی طرف پیار کا میلان ہوگا تو پھر خدا تعالیٰ تمہارے اندر تبدیلیاں پیدا کریگا۔ جب انابت الی اللہ ہوگی تو پھر اس سے اگلا قدم اٹھانے کی توفیق ملے گی "اسلموا له" اپنے آپ کو اس کے سپرد کر دو۔ پس اللہ کا پیار دلوں میں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ جب خدا یاد آئے تو اس حوالے سے اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر کے اپنے گناہوں سے پاک ہونے کی کوشش کریں۔ اللہ کی طرف محبت کے ساتھ میلان کے نتیجہ میں انسان کے دل سے بیقرار دعائیں پھوٹا کرتی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے اس آیت میں "قل یا عبادی" کے الفاظ اختیار کرنے میں جو مضامین پنہاں ہیں ان کو بھی اجاگر فرمایا اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات کے حوالہ سے ان کی وضاحت کی۔ حضور نے فرمایا کہ بخشش کے مضمون کا "قل یا عبادی" کے الفاظ سے آغاز کر کے اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ صرف بخشش پر راضی نہیں رہنا بلکہ اس طرح میری طرف قدم بڑھانا ہے جس طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بڑھایا کہ تم اس کے بندے بن جاؤ۔ پس جو شخص نجات چاہتا ہے وہ حضرت محمد رسول اللہ کا غلام بن جائے۔

حضور نے فرمایا کہ بخشش بھی مشروط ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ وسلم کی اطاعت کاملہ سے اور یہ اطاعت کاملہ نصیب تو رفتہ رفتہ ہی ہوتی ہے مگر اس کا رجحان "اسلموا" سے بنتا ہے۔ جو اپنے آپ کو محمد رسول اللہ کی سنت کے سپرد کریگا وہ "اسلموا" کا حق ادا کرے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ انابت کا معاملہ بچپن سے ہی شروع ہونا چاہئے۔ بچوں کو بچپن سے ہی انابت کا مضمون سکھائیں اور جو بے راہرو ہیں ان کو سختی سے اپنی طرف بلانے کی بجائے انابت کے ذریعہ ان کے دلوں کو مائل کریں۔ اللہ تعالیٰ ان معنوں میں ہمیں اس رمضان کی برکت کو اپنے لئے دائمی کرنے کی توفیق بخشے۔ (بشکریہ الفضل انٹرنیشنل ربوہ)

## درخواست دعا

میری ہمشیرہ محترمہ مبشرہ سلطانہ آف سوئزرلینڈ اولاد نرینہ کیلئے نیز خاکسار کے تینوں بچے کمزور ہیں صحت و تندرستی کیلئے خادم دین بننے کیلئے اعلیٰ تربیت و تعلیم کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ میری ساس محترمہ ہبلی (کرناٹک) کی طبیعت بھی کافی دنوں سے ناساز چلی آرہی ہے مکمل صحت کیلئے اسی طرح میرے ہم زلف منور احمد آف ہبلی کے کاروبار میں ترقی کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (چودھری مسعود احمد مہار قادیان)

# ہمارے درویش نانا جان

امتہ الحی شبانہ وامتہ الشکور لبنیٰ قادیان

سادہ لباس سفید بھوری رنگ کی متناسب داڑھی، دبلا پتلا مناسب قد، ۸۲ سال کی طویل عمر میں بھی نوجوانوں کا سا حوصلہ، ہمت، جفاکشی کی علامت آہنی قوت و آرادہ کے مارک۔ خدمت دین و انسانیت کی زندہ، تصویر، بزرگی سادگی و قناعت پسندی یہ چند خصوصیات تھیں۔ ان بے شمار خصوصیات میں سے جو ہمارے نانا مرحوم چوہدری فتح محمد صاحب درویش اپنے اندر رکھتے تھے۔

۲۷ر فروری ۱۹۸۸ء کا دن ہمارے لئے ایک صبر آزما دن تھا۔ جس روز ہمارے بزرگ نانا ہم سب کو اداس و غمگین چھوڑ کر اس دبار فانی سے کوچ کر کے دیارِ ابدی کو سدھارے۔ آج ان کی یاد میں چند آنسو بہا کر صفحہ قرطاس پر چند الفاظ لکھنا میرا مقصود ہے۔

ہمارے نانا مرحوم نے احمدیت کا ورثہ اپنے والد محترم چوہدری قطب دین صاحب ساکن شیخ پور ضلع گجرات مغربی پنجاب (حالیہ پاکستان) کے ذریعہ پایا۔ جب حضرت الحاج حکیم مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے ابتدائی ایّام خلافت کے ایک مبلغ نے ہمارے پڑنانا جان کو تبلیغ کی تو محترم نانا جان اس وقت بمشکل دس برس کے تھے۔ جب ہمارے پڑنانا جان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مہدی زماں کی بیعت کی۔ نانا جان اس واقعہ کو اچھی طرح ذہن نشین کئے ہوئے تھے۔ اور ہم کو بارہا ازدیادِ ایمان کی خاطر یہ واقعہ بیان کرتے تھے کہ "میں س وقت باہر سے کھیلتے ہوئے واپس گھر آیا تھا کہ جب پڑنانا صاحب نے بیعت کی۔ اور غیر احمدی رسم رواج کے مطابق میرے گلے میں چاندی کا ایک بڑا سا لاکٹ بندھا تھا لیکن بیعت کے بعد پڑنانا صاحب نے یہ لاکٹ اتار کر اس چاندی کے ٹکڑے کو سلسلہ کی خدمت کے لئے دے دیا۔ اور یوں نانا جان نے بھی پڑنانا جان کے ہمراہ بیعت کرلی۔

ہمارے نانا جان اور پڑنانا جان کی جماعت میں شمولیت سے قبل شیخ پور میں بڑی عزت افزائی تھی۔ زمینداری شان و شوکت کی وجہ سے ہر سال خاندان کی قبروں پر عرس ہوتے تھے۔ جن میں کثیر تعداد میں غیر از جماعت مسلمان اور دیگر افراد دور دور سے اس عرس میں شرکت کرتے تھے۔ مگر جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کے بعد پڑنانا جان نے ان سب لغویات سے کنارہ کشی اختیار کرلی۔ اور پھر مخالفت نے بھی کچھ شدت اختیار کرلی۔ جس کی وجہ سے خاندانی ذرائع معاش پر کافی اثر پڑا۔ مگر پڑنانا جان نے اس دنیاوی عزت و خاندانی شوکت کی پروانہ کی اور احمدیت کی رسی کو مضبوتی سے پکڑے ہوئے ہی آپ فوت ہو گئے۔ مگر تربیت کا ایک ایسا گر ہمارے نانا جان کی گھٹی میں ڈال گئے کہ آپ نے ان سے بھی زیادہ پریشانیوں اور مشکلات میں بھی اپنے آپ کو جماعت کے ساتھ وابستہ رکھا۔ اور خلافتِ اولیٰ کے بعد ثانیہ اور پھر ثالثہ اور پھر رابعہ خلافت کے دور کو اپنی آنوکھوں سے دیکھا۔ گو کہ نانا جان کی پیدائش ۱۹۰۶ء کی ہے مگر چونکہ اس وقت پڑنانا صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی زندگی میں بیعت نہ کی تھی اور نہ ہی آپ کی زیارت کی تھی اس لئے آپ صحابی تو نہیں ہیں مگر عمر کے لحاظ سے آپ نے احمدیت کی ایک لمبی تاریخ کو ناپایا ہے۔

ہمارے نانا جان ۷/۶ سال برطانوی فوج میں ملازم رہے۔ ۱۹۴۷ء میں تقسیم ملک کے موقعہ پر درویشان قادیان میں شامل ہو کر مرکز احمدیت میں رہائش اختیار کرلی۔ محترم نانا جان ابتدائی درویشوں میں سے تھے۔ چونکہ اپنا سب کچھ چھوڑ کر خدمت کی غرض سے آئے تھے اس لئے پھر زمین قادیان کے ہو گئے۔ کئی سال تک اپنی اولاد سے جو پہلی بیوی سے تھی دور رہے اور اسی دوری میں ہماری پہلی نانی جان وفات پا گئیں۔ اناللّٰہ و انّا الیہ راجعون۔ اور پھر نانا جان نے دوسری شادی کرلی۔ جو کہ ایک احمدی بستی پنکال ضلع کٹک اڑیسہ میں کی جن سے اللہ تعالیٰ نے پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا عطا کیا۔ فالحمد للہ۔

نانا جان نہایت محنتی اور جفاکش واقع ہوئے تھے۔ صدر انجمن احمدیہ کے مختلف شعبوں بالخصوص نظارت علیا میں امپرسٹ کلرک کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔ بیوگان اور ضرورت مند احباب کی ذاتی طور پر بھی خدمت کرتے تھے۔ بڑھاپے میں بھی آپ کا حوصلہ آپ کی ہمت، آپ کی جفاکشی نوجوانوں کے لئے مثال تھی۔ سردی ہویا گرمی دھوپ ہو یا برسات آپ نے کھیتوں میں جاکر اپنے ہاتھوں سے زراعت کا کام کیا۔ اور وزنی بوجھ اُٹھا کر شرمسار کیا۔

سلسلہ کی خدمت کا جذبہ طبعی طور پر تھا۔ ہمیشہ سلسلہ کے مبلغین مربیان کی عزت افزائی کی۔ اور ان کی خدمت کو اپنا حق سمجھا۔ واجبی چندوں کے علاوہ طوعی چندوں میں بھی اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لیا۔ اور اپنی ماہانہ تنخواہ سے وضع کرواتے رہے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر لنگر خانہ میں کھانا پکانے کی ڈیوٹی سرانجام دینا اپنی خوش قسمتی سمجھتے تھے۔ تاکہ مہمانوں کی خدمت کی سعادت مل جائے۔ اور ان کی دعائیں حاصل ہو جائیں۔

ایک خوبی اور وصف جس کا ہر احمدی جو قادیان میں رہتا ہوگا اور فجر کی نماز میں شامل ہوتا ہوگا اعتراف کرے گا۔ (یہ وصف آنحضرت ﷺ کی حدیث میں مدیحانہ رنگ میں بیان ہوا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سات لوگوں پر اپنا سایہ کرے گا جو ایسا کرینگے اور ان میں سے ایک وہ شخص ہے جس کا دل اللہ تعالیٰ کی محبت میں مسجد میں لٹکا رہے) چنانچہ نوجوانوں کے لئے یہ بات رشک کی ہے کہ تہجد کے وقت جب ہم سب لوگ خوابِ خرگوش کے مزے لے رہے ہوتے تھے۔ ہمارے بزرگ نانا صاحب اپنے بستر کو چھوڑ کر فجر کی نماز سے آدھا پونہ گھنٹہ قبل ہی مسجد مبارک میں جاتے اور بیت الدعا میں نماز نفل ادا کرتے۔ اور پھر فجر کی نماز کے بعد درس کے خاتمہ کے وقت مسجد میں روزانہ تلاوتِ قرآن کرنا آپ کا مشغلہ بن چکی تھی۔

ہمارے نانا صاحب ذاتی طور پر کوئی زیادہ دنیاوی تعلیمی ڈگریاں نہیں حاصل کئے ہوئے تھے۔ مگر آپ نے اپنی اولاد کی تعلیم کی طرف خاص توجہ کی اور عموماً کہا کرتے تھے کہ "میں توکج نہیں پڑھیا ہویاں واں تسیں تاں پڑھ جاؤ" یعنی میرے پاس تو کوئی دنیاوی تعلیم نہیں ہے کوئی دنیاوی ڈگری نہیں ہے مگر تم تو اعلیٰ تعلیم حاصل کرلو۔ اور پھر اس کوشش جدو جہد اور دعاؤں کا نتیجہ ہی ہے کہ آپ کی دوسری بیوی کی ساری اولاد ہی ماشاءاللہ خوب اعلیٰ تعلیم کے زیور سے مزین ہیں۔ پانچ بیٹیوں میں سے چار بیٹیاں تو باقائدہ ٹیچرز ہیں۔ اور بیٹا قاہرہ یونیورسٹی مصر میں پڑھتا رہا ہے اور ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ پہلی بیوی سے ایک بیٹا مکرم بشارت احمد صاحب کوثر ربوہ میں معلم وقفِ جدید ہیں۔ اور دو بیٹے زراعت کا کام کرتے ہیں اور ایک بیٹی ہے جو شادی شدہ ہے۔

مرحوم درویش کے ابتدائی زمانہ سے موصی تھے دسمبر ۱۹۸۸ء میں بیمار ہوئے۔ ۲۷ر فروری کو وفات پائی بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیّن میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو مرحوم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے ذریعہ کی گئی دعائیں شرفِ قبولیت کو پہنچیں۔ آمین۔

# منقولات

## ۳۱ر جنوری کو یوم دعا برائے نجات فتنہ قادیانیت کے طور پر منایا جائے

### مسلمان اس روز خصوصی دعاؤں میں امت مسلمہ کو اس فتنہ سے جلد نجات کی دعائیں کریں گے

مانچسٹر (نمائندہ آواز) مرکزی جماعت اہل سنت برطانیہ کے مرکزی اور علاقائی عہدیداروں مفتی محمد گل رحمان قادری، مفتی عبدالرسول الازھری، پیرزادہ سید احمد قادری، مفتی محمد اکبر زیرک، مولانا سعید احمد سعیدی بندیالوی، مفتی محمد فضل نقشبندی، مولانا عبدالحق ہاشمی، صاحب زادہ ظہیرالدین نقش بندی، مولانا عبدالشکور ہزاروی، قاری محمد سلیم نقش بندی، مولانا نیاز احمد نیازی، قاضی عبدالمجید پیرزادہ ریاض الحسن، مولانا غلام رسول چسواری، شیخ محمود، سید تنویر حسین شاہ، مولانا صاحبزادہ مصباح الملک، مولانا خلیل احمد حقانی، قاری حفیظ الرحمان چشتی، قاری عبدالرسول حقانی، حافظ عبدالحق سعید، مولانا ارشد جمیل، قاری محمد جمشید سعیدی نے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ رمضان المبارک ۳۱ جنوری کے جمعتہ المبارک کو پورے برطانیہ اور یورپ بھر کی اہل سنت والجماعت کی مساجد میں یوم دعا برائے نجات فتنہ قادیانیت کے طور پر منایا جائے گا اس روز آئمہ مساجد اور خطباء اپنی تقاریر میں عوام الناس کے سامنے یہ دعا کریں گے کہ خداوند کریم اس صدی کے ختم ہونے سے پہلے فتنہ قادیانیت کو ذلیل ورسوا کردے اور حضور ﷺ کی ختم نبوت کے منکرین کا عبرت ناک انجام دنیا پر واضح ہو جائے۔ ان رہنماؤں نے اپنے بیان میں کہا کہ ہمیشہ کی طرح اب بھی مرزائیت اور قادیانیت کے حصے میں دنیا اور آخر کی رسوائی آئے گی اور وہ جس طرح کسی بھی اسلامی ملک میں اسلام کے نام پر کام کرنے کے قابل نہیں رہے اسی طرح باہر کے ممالک میں بھی مسلمان ان کا ناطقہ بند کر دیں گے۔ مرکزی جماعت اہل سنت برطانیہ کے رہنماؤں نے کہا کہ جمعتہ المبارک ۳۱ر جنوری سے قبل یوم فتح مکہ اور یوم علی مرتضی ﷺ کی مناسبت سے امید ہے کہ جس طرح اسلام کی افواج نے حضور اکرم ﷺ کی سر براہی میں مکہ مکرمہ کو کافروں اور مشرکوں کے قبضے سے نجات دلائی تھی اور حضرت علی کی بہادری اور شجاعت کی وجہ سے خیبر میں یہودیوں کا تسلط ٹوٹا تھا۔ اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کے پیروکاروں کے فریب اور مکاری کا پردہ چاک ہو کر رہے گا اور ان کی ہلاکت اور تباہی جو ہمیشہ سے ان کا مقدر بن چکی ہے ہر کسی کے سامنے عیاں ہو جائے گی۔ انہوں نے تمام مکاتب فکر سے درخواست کی کہ وہ یوم دعا برائے نجات فتنہ قادیانیت میں خصوصی دعائیں کریں تاکہ امت مسلمہ کو اس فتنہ سے جلد نجات اور چھٹکارا نصیب ہو سکے۔

(ہفت روزہ آواز انٹرنیشنل لنڈن ۲۴ر جنوری ۱۹۹۷ء)

## قادیانیوں سے احمدی لکھنے کی سہولت واپس لینے کا خیر مقدم

### حکومت اعلان میں تاخیر کرتی تو دوبارہ تحریک ختم نبوت شروع ہو جاتی

برمنگھم (پ ر) جماعت اہل سنت برطانیہ کے مرکزی قائدین نے حکومت پاکستان کے قادیانیوں کے متعلق فیصلہ کی واپسی کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر یہ کھنیو ٹن تھوڑا عرصہ برقرار رہتا تو دوبارہ تحریک ختم نبوت شروع ہو جاتی مگر خواجہ طارق رحیم نے علمائے کرام کے جذبات سے حکومت کو آگاہ کیا اور قادیانیوں کو احمدی لکھنے کا نوٹیفیکیشن واپس لے لیا۔ جماعت اہل سنت کے امیر مفتی عبدالرسول منصور نے کہا کہ قادیانی اپنے جد کے نام سے کیوں نفرت کرتے ہیں۔ جماعت اہل سنت کے ناظم نشر واشاعت مفتی محمد افضل نقشبندی نے کہا کہ نگران حکومت میں کچھ ناعاقبت اندیش پاکستان میں قتل و غارت گری کا بازار گرم کرانا چاہتے تھے اسی وجہ سے حکومتی سطح پر یہ شوشہ چھوڑا گیا کہ قادیانیوں کو احمدی لکھا جائے۔ جماعت کے ناظم اعلیٰ پیرزادہ سردار احمد قادری نے نوٹیفیکیشن کے فیصلہ کی واپسی کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ کچھ لوگ الیکشن ملتوی کرانے کے لئے سازشوں کا جال بن رہے ہیں اور پاکستان کے مسلمانوں کے جذبات کو برانگیختہ کرنے کے لئے یہ چال چلی گئی جسے علمائے اہل سنت نے انتہائی سمجھداری سے ناکام بنا دیا۔ جماعت اہل سنت برطانیہ کے سرپرست مفتی محمد گل رحمٰن قادری نے کہا کہ مرزا طاہر مرزائیت سے توبہ کرلیں یہ ان کے اور ان کے پیروکاروں کے لئے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں۔ خیر مقدم کرنے والوں میں نوٹنگھم سے مولانا محمد اشرف چشتی، حافظ محمد صابر، ڈاکٹر مشرف حسین، لیسٹر سے مولانا حفیظ الرحمٰن چشتی، مولانا محمد حنیف خاکی، قاری محمد انور، ویکفیلڈ سے قاری امتیاز احمد فاروقی، ڈیوزبری سے قاری نور ہاشم، مولانا محمد اکرم، سکاٹ لینڈ سے مولانا عتیق الرحمٰن نقشبندی، حافظ محمد صابر سیالوی، ویلز سے صاحبزادہ عبدالرحمٰن مجاہد، مولانا فضل الرحمٰن سلطانی، لنڈن سے قاری محمد اشرف سیالوی، علامہ ارشد جمیل، علامہ قاضی عبدالخبیر سیالوی، حافظ فسیر اللہ، حافظ محمد صدیق، وٹفورڈ سے علامہ خلیل احمد حقانی، برمنگھم سے قاری محمد شعیب چشتی، صاحبزادہ مصباح المالک، صاحبزادہ محبوب الرحمٰن، حافظ سعید احمد، سید فاروق شاہ، حافظ محمد فاروق چشتی، علامہ رسول بخش سعیدی، مولانا امین مدنی، ڈربی سے قاری ذوالکفل حسین صابر، برٹن آن ٹرینٹ سے صاحبزادہ عبدالرحمٰن سلطانی، مولانا محمد رفیق طاہر، مولانا عبدالرزاق چشتی، سٹوک آن ٹرینٹ سے مفتی محمد نذیر نقش بندی، قاری محمد نذیر صدیقی و دیگر علمائے کرام شامل ہیں۔

(دی نیشن ۲۴ر جنوری ۹۷ء، بشکریہ چودھری رشید احمد پریس سکریٹری لنڈن)

# اسلام میں علم کی عظمت واہمیت
# اور
# جاہل ملاں کا کردار

سفیر احمد بھٹی مبلغ سلسلہ ہریانہ

نزول قرآن کی ابتداء میں جو آیات اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر نازل فرمائیں اس میں پڑھنے اور لکھنے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا :

اِقرأ باسم ربک الّذی خلق ٥خلقَ الانسان من علق ٥اقرأ وربک الاکرم ٥الّذی علّم بالقلم۔ علم الانسان مالم یعلم ٥ (العلق)

یعنی اپنے رب کا نام لے کر پڑھ جس نے سب اشیاء کو پیدا کیا۔ اور جس نے انسان کو ایک خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ قرآن کو پڑھ کر سناتا رہ۔ کیونکہ تیرا رب بڑا کریم ہے۔ وہ رب جس نے قلم کے ساتھ علم سکھایا ہے اور آئندہ بھی سکھائے گا۔

ان آیات قرآنی میں خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم کامیابی کا منہ دیکھنا چاہتے ہو تو تم پر فرض ہے کہ تم علم کی بلند سے بلند تر منازل طے کرو۔ اور تمام دنیا میں علم کے ہر پہلو میں دوسروں سے آگے بڑھو۔ کیونکہ تمہارے مذہب کا آغاز ہی "اقراء" سے یعنی پڑھنے کی تلقین سے ہوا ہے۔ پس قابلِ غور ہے کہ وہ خدا جس نے اسلام کا آغاز ہی اقراء سے کیا ایسے عظیم الشان مذہب میں علم کی کیا اہمیت ہو سکتی ہے۔ اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے :

قل هل یستوی الّذی یعلمون والّذین لا یعلمون انّمایتذکر اولوا الالباب (زمر آیت ۱۰)

یعنی تو کہہ دے کیا علم والے لوگ اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں ؟ نصیحت تو صرف عقلمند لوگ حاصل کیا کرتے ہیں۔

چونکہ دنیا میں یہ ایک تسلیم شدہ امر ہے کہ کوئی انسان علم کے بغیر کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتا۔ نہ خدا کو پا سکتا ہے نہ دنیاوی لحاظ سے ترقی کر سکتا ہے۔ خدا کو اس لئے نہیں پا سکتا کہ جب اُس کو پتہ ہی نہ ہو کہ میرے خدا نے کن راہوں پر چلنے کا حکم دیا ہے تو وہ کیونکہ ان راہوں پر چل سکتا ہے، جن پر چلے بنا خدا تک پہنچنا ممکن نہیں۔ پس معلوم ہوا کہ علم حاصل کرنا انتہائی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ قرآن مجید میں یہ بھی فرمایا ہے کہ "علم والے لوگ ہی مجھ سے ڈرنے والے ہیں" قرآن مجید نے متعدد مقام پر تعلیمی انقلاب برپا کرنے پر زور دیا ہے۔ علم کو بڑھانے کے تعلق سے خدا نے ایک پیاری دعا سکھلائی جیسا کہ فرمایا

قُل رَّبِّ زِدْنِی عِلْماً (طٰہٰ ۱۱۵)

یعنی تو کہہ اے میرے رب میرے علم کو بڑھا۔

پھر فرمایا :

ولا یحیطون بشیئ من علمه الّا بماشاء (بقرہ آیت ۲۵۶)

یعنی وہ اُس کی مرضی کے سوا اس کے علم کے کسی حصہ کو بھی پا نہیں سکتے۔ خدا تعالیٰ نے جو آغاز ہی میں فرمایا کہ میرا نام لے کر پڑھو تو اس میں یہی حکمت ہے کہ علم ایک سمندر ہے اور کوئی انسان اس کے تمام پہلو پر احاطہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم میرا نام لے کر پڑھو تا کہ اس طرح تمہارے علم میں برکت پیدا ہو۔ پھر خدا تعالیٰ فرمایا ہے :

واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ واللہ بکلّ شیئ علیم (بقرہ ۲۸۳)

یعنی اور چاہئے کہ تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ تمہیں علم عطا کرے گا اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ اس آیت کریمہ میں خدا تعالیٰ نے علم کے ساتھ تقویٰ کی شرط لگادی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تقویٰ کے بغیر جو علم حاصل کیا جائے ایسا علم بسا اوقات تباہی اور فتنہ وفساد کا موجب بھی بن سکتا ہے۔ اس لئے علیم خدا نے حکم دیا کہ تقویٰ کو ملحوظ رکھتے ہوئے علم کی دولت حاصل کرو۔ اب اسی قرآنی تعلیم کی روشنی میں ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی ﷺ نے اپنی امت کو علم حاصل کرنے کے بارہ میں یہ تعلیم دی کہ :

طلب العلم فریضة علی کل مسلم و مسلمة۔ (ابن ماجہ)

یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے پھر دوسری جگہ فرمایا کہ :

اطلبوا العلم و لوکان بالصین (البیہقی)

یعنی علم حاصل کرو خواہ چین ہی جانا ہو پھر ایک اور مقام پر فرمایا :

ان الملئکة تضع اجنحتها لطالب العلم رضیً لماطلب (احمد بن حنبل)

یعنی فرشتے اپنے پروں کو طالب علم کے لئے پھیلا دیتے ہیں راضی ہوتے ہوئے اُس سے جو وہ طلب کرتا ہے پھر آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں :

"اللہ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے۔ اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے" (بخاری جلد ا کتاب العلم) ان احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے محبوب آقا کو امت مسلمہ کو علم سکھانے کی کیا تڑپ تھی کہ کس طرح مختلف پہلو سے علم کی اہمیت بیان فرماتے ہیں۔ تا کہ امت کو علم کی طرف توجہ پیدا ہو۔ آپؐ فرماتے ہیں" رشک کرنا جائز نہیں مگر دو شخصوں پر ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس کو راہ حق میں خرچ کرنے کی توفیق عطا کی۔ اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ نے حکمت عطا کی اور وہ اس کے ذریعہ سے فیصلہ کرتا اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتا ہو"۔ (بخاری جلد ا کتاب العلم)

آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کو علم سکھانے کی اس قدر کوشش فرمائی کہ کوئی موقعہ آپؐ نہ جانے دیتے تھے جس میں علم سکھایا جانا ممکن تھا اور آپ نے نہ سکھایا ہو۔ چنانچہ احادیث نبویہ سے پتہ چلتا ہے کہ آپؐ کو کس قدر تڑپ تھی کہ یہ امت علم سیکھے۔ اس لئے کبھی آپؐ اپنی امت پر علم فرض کرتے ہیں اور کبھی حکم دیتے ہیں۔ اے میری امت ہونے کا دم بھرنے والو تمہیں اگر پتہ چلے کہ دنیا کے کسی کونے میں علم سکھایا جاتا ہے تو تم پر فرض ہے کہ تم وہاں بھی جا کر علم سیکھو۔ اور سفر اور قیام کے دوران کی تکالیف کی پرواہ نہ کرو۔

پھر آپ ﷺ نے طالب علم کے لئے دعائیں کیں اور یہ بھی فرما کر مسلمانوں کو ترغیب دلائی کہ فرشتے اپنی رحمت کے پر طالب علموں کے لئے پھیلائے رکھتے ہیں۔ علم کو آپ نے اتنا ضروری سمجھا کہ جنگی قیدیوں کی رہائی کی ایک یہ بھی شرط رکھ دی کہ ایک قیدی اگر دس دس مسلمانوں کو لکھنا پڑھنا سکھائے گا تو وہ آزاد کر دیا جائے گا۔ حصول علم کی فرضیت جہاں آپ ﷺ نے مسلمان مردوں پر فرمائی وہاں عورتوں کو بھی مثنیٰ نہ رکھا۔ کیونکہ آپ جانتے تھے کہ آئندہ نسلوں کی ترقی ماں کی تعلیم و تربیت پر منحصر ہے۔ عورت کی تعلیم کو آپؐ نے اتنا موجب ثواب سمجھا کہ آپ فرماتے ہیں :

"جو مسلمان دو لڑکیوں کی صحیح تعلیم وتربیت کرے گا وہ اور میں جنت میں دو انگلیوں کی طرح اکٹھے رہیں گے"

مندرجہ بالا آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ میں علم حاصل کرنے کے جو احکامات بیان ہوئے ان سے کوئی انکار نہیں کر سکتا لیکن اس کے باوجود اس زمانہ کے ملاؤں نے بجائے مسلمانوں کو علم کے میدان کی طرف اُبھارنے کے، ان کو جہالت کی زنجیروں میں جکڑ دیا ہے، کیونکہ ان ملاؤں کا طرز عمل دیکھیں اور پھر انصاف سے فیصلہ کریں کہ کیا یہ ملاں جو اپنے آپ کو وَرَثَۃُ الانبیا اور عالم دین ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں کیا یہ مسلمانوں کی ڈگمگاتی کشتی بھنور سے بچا کر ساحل پر لگا دیں گے۔

ان ملاؤں کی تعداد جتنی ہندوستان میں ہے شاید ہی دنیا کے کسی ملک میں ہو یہ اُن صوبوں میں جن میں مسلمان گردش زمانہ کی وجہ سے پہلے ہی ہر قسم کے علم سے غافل ہیں۔ علم حاصل کرنے کے بارہ میں بطور لائحہ عمل کچھ یوں پیش کرتے ہیں :

☆- اگر تم نے پڑھنا ہے تو صرف قرآن کریم کے الفاظ اور نماز طوطے کی طرح رٹ لو۔

☆- کیا تم اپنے بچوں کو کافروں کے اسکول میں داخل کروا کر کافروں سے تعلیم دلواؤ گے اگر ایسا کرو گے تو تم بھی کافر بن جاؤ گے۔

☆- تم غیر مسلموں سے پڑھ ہی نہیں سکتے۔

☆- پھر انگریزی کی تعلیم حاصل کرنا ریڈیو ٹیلی ویژن سننا سخت منع ہے۔

☆- خصوصاً لڑکیوں کو اسکولوں میں اعلیٰ تعلیم دلوانا سختی سے منع کرتے ہیں۔

یہ ہے ان ملاؤں کا لائحہ عمل جو اَن پڑھ مسلمانوں کو ترقی کی طرف لے جانے والا نہیں بلکہ تنزل کے عمیق گڑھے میں گرانے والا ہے۔ یہ لائحہ عمل وہاں نظر آتا ہے جہاں ان پڑھ اور سیدھے سادھے مسلمان ہیں۔ کیونکہ ملاں ان سے تعویذ گنڈے اور بھوت پریت نکالنے کے بہانے ہزاروں روپے لوٹتے ہیں۔

کیونکہ بارہا دیکھنے میں آیا ہے کہ ان ملاؤں نہ پانچ پانچ ہزار بھی لے کر ایک ایک تعویذ دیا ہے۔ جس کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ایک ملاں کا اپنے خطاب جلسہ سالانہ U.K. میں ذکر کیا۔ کہ اس نے ایک ہندو کو چار ہزار کا ایک تعویز دیا۔ جو کہ بجائے ٹھیک ہونے کے مر گیا اور انہوں نے اس کو وہاں سے نکال دیا۔

پس یہ آخری زمانہ کے ملاں جانتے ہیں کہ اگر یہ مسلمان علم کی دولت سے مالا مال ہو گئے تو ہم اپنے پیٹوں میں آگ کے انگارے کہاں سے بھریں گے۔ ان کی جاہلیت اس سے بڑی کیا ہو گی کہ یہ ملاں غریب مسلمانوں کو غیر مسلموں سے علم حاصل کرنے سے روکتے ہیں جب کہ خدا اور اس کے رسول نے ایسا کوئی حکم نہیں دیا۔ بلکہ رسول اللہ ﷺ نے مشرکین سے مسلمانوں کو علم سکھایا۔ یہ ملاں تو چھوٹی چھوٹی باتوں پر کفر کے فتوے لگا دیتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں خاکسار اور غلام احمد صاحب اسماعیل مبلغ سلسلہ کروکشیترا کے ڈپٹی کمشنر سے ملے اور ہندی قرآن اور اسلامی اصول کی فلاسفی تحفتہً دی۔ وہ ایک تعلیمی انقلاب کے تعلق سے میٹنگ کر رہے تھے۔ تین گھنٹے تک ان سے بات چیت کرنے کا موقعہ ملا۔ جب ہم نے اسلامی نقطہ نظر سے علم کی اہمیت اور فرضیت کے بارہ میں بتایا تو وہ حیران ہوئے اور پھر اپنا ایک واقعہ سنایا کہ "کچھ عرصہ قبل میں ضلع گوڑگاؤں میں بطور S.D.M. کام کر رہا تھا تعلیم کے لحاظ سے وہ علاقہ کوسوں دور ہے کیونکہ اس میں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ میں وہاں دیگر افسران کے ساتھ مل کر تعلیمی انقلاب لانا چاہتا تھا وہاں کئی ہزار مسلمانوں میں

صرف ایک لڑکی نے گریجویشن کی ہوئی تھی۔ اس سے ہم نے تعلیمی تعلق سے کچھ مدد لی۔ جس پر ملاؤں نے اس لڑکی پر کفر کا فتویٰ لگا دیا۔ گاؤں کا سرپنچ جو مسلمان تھا۔ اس نے اس کو گاؤں میں داخل ہونے سے جبراً روک دیا۔ آخر مجبور ہو کر ہمیں قانونی کارروائی کرنی پڑی تب جا کر اس نے اس کو گاؤں میں جانے دیا"۔

افسوس صد افسوس ان جاہل ملاؤں پر کہ انہوں نے امت محمدیہ کو عظیم نعماء سے محروم کیا اور اب بھی مسلسل ان ہی کوششوں میں مصروف ہیں۔

خدا جانتا ہے کہ ہمیں اپنے مسلمان بھائیوں سے دلی ہمدردی ہے۔ ہماری مسلمانوں سے عاجزانہ گذارش ہے کہ ان اسلام اور انسانیت کے دشمن ملاؤں کے جال میں پھنس کر اپنی دنیا و آخرت برباد نہ کریں۔


خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون نمبر۔ 629443

C.K ALAVI

RABWAH WOOD INDUSTRIES

TIMBER LOGS SAWN SIZE

TEAK POLES & WOOD FURNITURE

MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339 (KERALA)

# تحریک "مساجد مشرقی یوروپ"

۳۰ر جنوری ۱۹۹۷ء کے اخبار بدر میں نظارت ہذا کی طرف سے سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ ایک نئی بابرکت مالی تحریک کے نام سے اعلان شائع ہوا تھا۔ اس تحریک کا آغاز حضور انور نے ۲۷ر دسمبر ۱۹۹۶ء کے بصیرت افروز خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا۔ حضور انور نے اپنے خطبات میں مشرقی یوروپ کے دو ممالک البانیہ اور بوسنیا کی روز افزوں تبلیغی اور تربیتی ضروریات کا ایمان افروز پیرائے میں تذکرہ کرنے کے بعد اس خطہ ارض کے جلد تر روحانی احیاء کیلئے عالمگیر جماعت احمدیہ کے سامنے ۱۵ لاکھ امریکن ڈالر کے مطالبہ پر مشتمل ایک نئی بابرکت مالی تحریک فرمائی۔ مکمل خطبہ جمعہ ۹ر ۲ جنوری ۱۹۹۷ء کے اخبار بدر میں بھی شائع ہو چکا ہے۔

اب محترم ایڈیشنل وکیل المال صاحب لندن کی طرف سے موصولہ تازہ سرکلر کے مطابق بطور یاددہانی دوبارہ اعلان کیا جارہا ہے احباب جماعت جلد از جلد اس وقتی بابرکت مالی تحریک میں حسب توفیق حصہ لینے کی کوشش کریں اور جو وعدہ بھجوانا چاہتے ہیں وہ اپنے وعدہ جات نظارت بیت المال آمد میں بھجوائیں اور دو سال کے اندر دو اقساط میں اپنے وعدہ جات کو ادا کریں او جو ایک ہی مرتبہ حسب توفیق وعدہ وادائیگی کریں گے ان کے اسماء بھی نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ تا حضور انور کی خدمت میں ایسے جملہ مخلصین کی فہرست بھجوائی جاسکے۔ اس غرض کیلئے دفتر محاسب میں "مساجد مشرقی یوروپ" کے نام سے امانت کھول دی گئی ہے۔ **(ناظر بیت المال آمد قادیان)**

# زعماء کرام مجلس انصار اللہ بھارت متوجہ ہوں

مجلس انصار اللہ کا ۹۷ء کا نیا سال یکم جنوری سے شروع ہو چکا ہے لہذا زعماء کرام اپنی اپنی مجالس کا فارم تشخیص بجٹ جلد از جلد پر کر کے دفتر انصار اللہ بھارت کو بھجوائیں۔ نیز ابھی سے تدریج کے مطابق چندہ وصول کریں۔ مجلس انصار اللہ بھارت کے دفتر کی تعمیر کا کام شروع کیا جاچکا ہے تمام مجالس بڑھ چڑھ کر اس میں اپنا حصہ ڈالیں اور جلد از جلد ہر دو چندہ جات کی وصولی کی طرف توجہ فرمادیں۔ (قائد مال مجلس انصار اللہ بھارت)

# جلسہ سالانہ (UK) 1997

مکرم جنرل سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ (UK) کی طرف سے بذریعہ سرکلر اطلاع ملی ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۷ء کیلئے ۲۷۔۲۶۔۲۵ جولائی ۹۷ء کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں اور حضور انور نے مکرم عبد الباقی ارشد صاحب کو افسر جلسہ سالانہ اور مکرم عطاء المجیب صاحب راشد مشنری انچارج UK کو افسر جلسہ گاہ مقرر فرمایا ہے۔ **(ناظر اعلیٰ قادیان)**

# منظوری عہدیداران مجلس انصار اللہ بھارت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال ۱۹۹۷ء کیلئے درج ذیل عہدیداران مجلس انصار اللہ بھارت کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ | نائب صدر صف اول | مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد |
| ۲۔ | نائب صدر صف دوم | مکرم چودھری محمد اکبر صاحب |
| ۳۔ | قائد عمومی | مکرم فیض احمد صاحب |
| ۴۔ | قائد مال | مکرم یونس احمد صاحب |
| ۵۔ | قائد تجنید | مکرم محمود احمد صاحب مبشر |
| ۶۔ | قائد تعلیم | مکرم سید شہامت علی صاحب |
| ۷۔ | قائد تبلیغ | مکرم حکیم بدر الدین صاحب عامل |
| ۸۔ | قائد تربیت | مکرم منیر احمد صاحب خادم |
| ۹۔ | قائد اشاعت | مکرم نصیر الدین صاحب شیرا |
| ۱۰۔ | قائد تحریک جدید | مکرم ممتاز احمد صاحب ہاشمی |
| ۱۱۔ | قائد وقفِ جدید | مکرم سید تنویر احمد صاحب ایڈووکیٹ |
| ۱۲۔ | قائد ایثار | مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر |
| ۱۳۔ | قائد ذہانت وصحت جسمانی | مکرم عبد الکریم صاحب ملکانہ |
| ۱۴۔ | قائد آڈیٹر | مکرم قریشی محمد شفیع عابد صاحب |

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت قادیان)

# جلسہ واقفین نو

مورخہ ۱۱ر فروری ۹۷ء کو جماعت احمدیہ رشی نگر کشمیر میں جلسہ واقفین نو منعقد کیا گیا جس کی صدارت مکرم عبد الرحمٰن صاحب صدر جماعت رشی نگر نے فرمائی۔ تلاوت مکرم عبد الحمید گنائی نے کی اور نظم مکرم گلزار احمد صاحب گنائی نے پڑھی۔ مکرم محمد رفیق صاحب بٹ مکرم محمد رفیق صاحب گنائی اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں اللہ تعالیٰ حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین۔ (محمد رفیق گنائی سکریٹری وقفِ نو رشی نگر)

# چیلاکرہ (کیرلہ) میں مسجد احمدیہ کے سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب

(محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۹ر فروری ۹۷ء صبح ۱۱ بجے چیلاکرہ میں نئی مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب منعقد ہوئی۔

چیلاکرہ میں ۱۹۵۱ء کے اواخر میں جماعت قائم ہوئی تھی۔ اس وقت ناریل کے پتوں سے بنی ہوئی ایک جھونپڑی نما مسجد تعمیر ہوئی تھی جب احباب جماعت میں اضافہ ہوا تو یہ مسجد ناکافی ثابت ہوئی۔ اس وجہ سے ۱۹۷۰ء میں ایک پختہ مسجد بہت وسیع پیمانے میں تعمیر ہوئی۔

اس کے بعد جوں جوں جماعت بڑھنے لگی یہ مسجد بھی باوجود اپنی وسعت کے تنگ ہوتی گئی۔ اب خدا کے فضل وکرم سے ایک مخلص نوجوان نے اپنے ذاتی خرچ سے اس مسجد سے ملحق ایک بہت بڑی مسجد تعمیر کرنے کی پیشکش کی جسے قبول کر لیا گیا۔ یہ مسجد جب مکمل ہو جائے گی پرانی مسجد مستورات کیلئے مخصوص کی جائے گی۔

۱۹ر فروری کو صبح ۱۱ بجے سب سے پہلے محترم اے پی کنجامو صاحب صوبائی امیر جماعت احمدیہ کیرلہ نے بنیادی پتھر رکھا اس کے بعد محترم مولانا محمد ابوالوفا صاحب خاکسار محمد عمر اور مکرم بدر الدین صاحب صدر جماعت چیلاکرہ نے علی الترتیب ایک ایک پتھر رکھے اس کے بعد محترم مولانا محمد ابوالوفا صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔

اس کے بعد مسجد کے اندر محترم صوبائی امیر صاحب کی زیر صدارت ایک جلسہ ہوا محترم امیر صاحب نے اپنی تقریر میں جماعت ہائے کیرلہ کی روز افزوں ترقی کو اور مخالفوں کی ناکامی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے ایک عظیم نشان کے طور پر پیش کیا۔ اس کے بعد محترم مولانا محمد ابوالوفا صاحب نے اس جماعت کے قیام کے بارے میں خطاب کرتے ہوئے اس وقت کے احباب جماعت کی غربت اور کسم پرسی کی حالت اور اس وقت کی دنیاوی حیثیت کا موازنہ کیا اور بتایا کہ اس جماعت کے سب سے پہلے احمدی مرحوم حسن کٹی صاحب کے ایک لڑکے کو یہاں ایک بہت بڑی مسجد تعمیر کرانے کی توفیق مل رہی ہے۔

خاکسار نے اس کے بعد تقریر کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات "وسّع مکانک" اور جنگل میں منگل کی تشریح کی اور بتایا کہ کیرلہ میں کئی جماعتیں بالکل چٹیل اور ویران میدانی اور پہاڑی علاقوں میں قائم ہوئی تھیں اور اب ان تمام مقامات میں منگل ہی منگل نظر آرہا ہے۔ ان میں سے ایک جماعت چیلاکرہ ہے۔

اس کے بعد مکرم بشیر الدین صاحب ڈائریکٹر فضل عمر سکولز۔ مکرم ٹی کے محمود صاحب صوبائی سکرٹری تعلیم مکرم مولوی ٹی ایم محمد صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم مولوی محمود احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریریں کیں۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد اس مسجد کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائے اور بہت ساری سعید روحوں کو ہدایت کا موجب بنادے۔ آمین۔

# لجنہ اماء اللہ بنارس کیطرف سے جلسہ یوم تبلیغ کا انعقاد

خدا کے فضل سے لجنہ اماء اللہ بنارس کیطرف سے جلسہ یوم تبلیغ کا شاندار طریق پر انعقاد کیا گیا۔ یہ جلسہ مکرمہ فوزیہ حنیف صاحبہ کے گھر خاکسارہ صدر لجنہ صبیحہ بشیر کے زیر صدارت شام پانچ بجے مکرمہ شاہجہاں بیگم صاحبہ کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا۔ ہماری ایک بہن مکرمہ ریحانہ صاحبہ جو پاکستان سے تشریف لائی تھیں اس جلسہ میں مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئیں۔ بعد تلاوت خاکسارہ نے حاضرات جلسہ کو چند احادیث اور اس کا ترجمہ سنایا۔ مکرمہ ریحانہ صاحبہ و مکرمہ شاہجہاں صاحبہ اور مکرمہ عابدہ سلطانہ صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ تقاریر میں محترمہ فوزیہ حنیف صاحبہ نے پہلے جماعت احمدیہ کا تعارف اور جلسہ یوم تبلیغ کا مقصد بیان کیا۔ مکرمہ افروز صاحبہ نے "رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق" کے عنوان سے تقریر کی مکرمہ رضوانہ جاوید صاحبہ نے یوم تبلیغ پر تقریر کی اور مکرمہ نصیرہ ظفر صاحبہ نے "برکات پردہ" کے عنوان سے تقریر کی اور آخر پر خاکسارہ نے صدارتی خطاب میں "امام مہدی کو ماننا ضروری ہے" کے عنوان پر روشنی ڈالی اس کے بعد دعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی بعدہ ممبرات لجنہ مہمان بہنوں اور ناصرات نے مل کر کلو جمیعا منایا اجلاس میں باہر سے آئی ہوئی دو احمدی بہنیں اور دس غیر احمدی بہنیں بھی شامل تھیں۔ اس جلسہ کا غیر احمدی بہنوں نے اچھا اثر لیا اس طرح یہ جلسہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ (صبیحہ بشیر۔ صدر لجنہ بنارس)

# جلسہ یوم مصلح موعودؓ

جماعت احمدیہ کالیکٹ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۳ر فروری ۹۷ بعد نماز عصر محترم اے پی کنجامو صاحب امیر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔

مکرم احمد سعید صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد محترم امیر صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود اور اس کے پس منظر پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم اے پی ابوٹی صاحب زعیم انصار اللہ کالیکٹ۔ مکرم مولانا محمد ابوالوفا صاحب مکرم اے ایم سلیم قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ اجلاس میں تمام احمدی احباب و مستورات اور چند غیر احمدی افراد نے شرکت کی۔ اجتماعی دعا کے بعد ساڑھے سات بجے اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ (محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

# علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا نیا تعلیمی سال

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا نیا تعلیمی سال ۹۸۔۱۹۹۷ اب شروع ہونے والا ہے اس سلسلے میں یونیورسٹی کی طرف سے درج ذیل ایڈ میشن شیڈول Admission Sche-dule جاری ہو گیا ہے جسے احباب کے استفادہ کیلئے شائع کیا جارہا ہے۔

(ادارہ بدر)

## Schedule of Admissions for Session 1997-98

**Aligarh Muslim University, Aligarh**

| Class/Course of Study | Intake | Last Date for receipt of Admission Form | Date for Holding Admission Test (if any) |
|---|---|---|---|
| S.S.S.C.I (XI) | 900+500 | 15.04.1997 | 01.06.1997 |
| General Nursing | 20 | 15.04.1997 | 02.06.1997 |
| Diploma Engineering 1st Year | 330 | 16.04.1997 | 22.06.1997 |
| Dip. Electronics | 30 | 16.04.1997 | 22.06.1997 |
| Dip TV Technology | 15 | 16.04.1997 | 22.06.1997 |
| Dip Computer Engg. | 30 | 16.04.1997 | 22.06.1997 |
| Dip CD & GT | 30 | 16.04.1997 | |
| Dip Secretarial Assistance | 30 | 16.04.1997 | |
| M.B.B.S. 1st Prof. | 150 | 19.04.1997 | 08.06.1997 |
| B.Sc. Engineering 1st Year | 300 | 22.04.1997 | 15.06.1997 |
| B.Arch | 20 | 22.04.1997 | 15-16.6.1997 |
| M.Sc. Bio-Technology | 08 | 23.04.1997 | 9-10.6.1997 |
| M.P.E | 10 | 23.04.1997 | 11.06.1997 |
| Pre-Tib/B.U.M.S 1st Prof. | 15/100 | 24.04.1997 | 24-25.6.1997 |
| L.L.B 1st Year (3 Years) | 60 | 25.04.1997 | 01.07.1997 |
| B.A / LL.B (5 Years)integrated course | 100 | 25.04.1997 | 01.07.1997 |
| LL.M. 1st Year | 25 | 25.04.1997 | 02.07.1997 |
| M.F.C. 1st Year | 25 | 26.04.1997 | 23.06.1997 |
| M.T.A. 1st Year | 20 | 26.04.1997 | 26.06.1997 |
| M.Sc. Wild life | 07 | 26.04.1997 | 04.06.1997 |
| C.E.T. (Prof. Courses) | | 27.04.1997 | 28.06.1997 |
| P.G. Dip. in Personnel Mangt. | 20 | 29.04.1997 | 08.06.1997 |
| P.G. Dip in Marketing Mangt. | 20 | 29.04.1997 | 08.06.1997 |
| Dip. Journalism | 30 | 29.04.1997 | 03.07.1997 |
| P.G. Dip. Hydro-Geology | 10 | 30.04.1997 | 06.06.1997 |
| B.Ed. | 100 | 30.04.1997 | 17.06.1997 |
| M.Ed. | 20 | 30.04.1997 | 17.06.1997 |
| M.S.W. 1st Year | 25 | 30.04.1997 | 12.06.1997 |
| B.Lib & Inf. Sc | 50 | 30.04.1997 | 19.06.1997 |
| M. Lib & Inf. Sc | 15 | 30.04.1997 | 19.06.1997 |
| M.C.A./P.D.C.A. 1st year | 30/30 | 30.04.1997 | 21.06.1997 |
| M.B.A./M.I.B.M. 1st Year | 60/20 | 30.04.1997 | 18.06.1997 |
| B.D.S. | 40 | 30.04.1997 | 29.06.1997 |
| D.C.P. | 15 | 23.04.1997 | 30.06.1997 |
| M.D. Unani / M.S. Jarahat | 16 | 30.04.1997 | 6-7.7.1997 |
| B.E. (Evening) | 90 | 30.04.1997 | 08.07.1997 |
| P.G. Dip. (Taxation) | 10 | 30.04.1997 | 09.07.1997 |
| P.G. Dip (Pub. Relations) | 10 | 30.04.1997 | 10.07.1997 |
| Master of Journalism& Mass Communication | | 30.04.1997 | 10.07.1997 |
| P.G. Dip. in Strategic Studies | 10 | 30.04.1997 | ...... |
| Post M.Sc. Dip. in Museology | 05 | 30.04.1997 | ...... |
| Post Harvest Engg. & Tech. M.Tech. (Agriculture) | 10 | 30.04.1997 | ...... |
| Dip. in Steno Typing | 80 | 30.04.1997 | ...... |
| Dip. in Teaching (Urdu) | 30 | 30.04.1997 | ...... |
| Dip. in Computational Maths. | 25 | 30.04.1997 | ...... |
| P.G. Dip. in Hindi Translations | 20 | 30.04.1997 | ...... |
| Post M.Sc. Dip. in App. Maths. | 10 | 30.04.1997 | ...... |
| M.Sc. Engineering | 62*/76 *with scholarship | 30.04.1997 | ...... |
| B.Th. /M.Th. (Sunni) | 15/10 | 30.04.1997 | ...... |
| B.Th. /M.Th. (Shia) | 10/05 | 30.04.1997 | ...... |
| D.B.A. | 50 | 30.04.1997 | ...... |
| Post M.A. Dip. in Urdu Translation | 10 | 30.04.1997 | ...... |
| M.A./M.Sc./M.Com. 1st Year | 785 | 31.05.1997 | ...... |
| B.A./B.Sc./B.Com. (Hons) | 1360+270 | 31.05.1997 | ...... |
| All Other Non Test Courses | | 31.05.1997 | ...... |
| Foreign National /NRIs | | 15.06.1997 | ...... |
| M.D./M.S./P.G. Diplomas | (MCI norms) | 03.11.1997 | 08.12.1997 |

Application form with necessary details may be obtained either by post on payment of Rs. 50/- through demand draft payable to **Finance Officer**, Aligarh Muslim University, Aligarh by sending a self addressed/stamped (Rs.20/-) envelope from **Assistant Controller** (Admission Section), **Aligarh Muslim University 202 002 (India)** or through cash payment from one of the following centres :

**1) Provest Office, N.R.S.C.** **2) Abdullah Hall** *(for women only)*
**3) D.S.W. Office** **4) Proctor's Office** and
**5) Admission Section**

**(Dr. H.A.S Jafri)**
Controller

# منقولات
## عارضی شادی کا تصور

انگریزی سے ترجمہ
بلال احمد شمیم قادیان

تہران ۱۵ر جنوری (AFP) : ایک ممتاز شیعہ عالم نے ایرانی نوجوانوں کو گناہگارانہ راہوں سے بچنے کے لئے عارضی شادی کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔

آیۃ اللہ محی الدین ہیری شیرازی جو شیراز شہر کے جنوبی حصہ کے امام ہیں نے کہا کہ حکومت کو چاہئے کہ وہ عارضی شادی سے متعلق اسلامی قوانین کا نفاذ کرے جو Sigheh کے نام سے موسوم ہے۔ Sigheh ایرانی لوگوں میں مروّج ہے اس کے مطابق ایک آدمی اور عورت کو ایک مذہبی تقریب میں شادی کر کے جنسی تعلقات قائم کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ یہ عارضی شادی ایک معین مدت کے لئے ہوتی ہے جو کم سے کم ایک دن کیلئے بھی ہو سکتی ہے۔

جناب آیۃ اللہ نے ازدواجی مسائل سے متعلق اس ہفتہ منعقدہ ایک سمنار میں کہا کہ نوجوانوں کو بے راہ روی سے بچانے کیلئے اسلامی ازدواجی قوانین کو عملی جامہ پہنانا چاہئے۔ اور انہیں عارضی شادی کی اجازت ہونی چاہئے۔ اس پر پابندی نہیں ہونی چاہئے۔ تاہم انہوں نے یہ مشورہ دیا کہ ابتدا میں یہ اجازت محدود ہونی چاہئے اور اسے عملی جامہ پہنانے میں عجلت نہیں کرنی چاہئے۔

شیرازی صاحب نے مزید کہا کہ یونیورسٹیوں میں نگران کمیٹیاں مقرر ہونی چاہئیں جو اس بات کی نگرانی کریں کہ اس الٰہی حکم پر بہتر رنگ میں عمل درآمد ہو اور اس کا غلط استعمال نہ کیا جائے۔ ہمارے اسلامی معاشرہ میں ناجائز اور مخفی تعلقات کا متبادل تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔

۱۹۷۰ء میں اسلامی انقلاب کے بعد حکمرانوں نے Public Places میں مرد اور عورت کے مابین ناجائز تعلقات کے امکان کو کم کرنے کیلئے مرد اور عورتوں کیلئے الگ الگ انتظام کرنے کی زبردست مہم چلائی تھی۔ یونیورسٹیوں میں بھی اس طرز پر الگ الگ کلاسز لگانے کی کوشش کی گئی لیکن اس تجویز کو ناقابل عمل قرار دے کر ترک کر دیا گیا۔ تاہم کٹر وادی ملاں اس پر بہت زور دے رہے ہیں۔ حکام نے تمام طوائف خانے بند کروا دئے اور طوائف گری کے خلاف زبردست جنگ شروع کی۔

اگرچہ عارضی شادی کی تجویز کو ممتاز علماء کی حمایت حاصل ہے تاہم بہت سے مسلم دانشمند اس کے خلاف ہیں کیونکہ ان کی نظر میں یہ عورت کے درجہ کو کم کرنے کے مترادف ہے۔ اسلامی بائیں بازو گروپ کے اخبار 'سلام' نے لکھا کہ عارضی شادی سے مردوں کی جنسی خواہش تو مٹ سکتی ہے لیکن یہ کوئی مستقل حل نہیں ہے اور نہ ہی عورتوں میں اس کو فروغ دیا جا سکتا ہے کیونکہ ان کے متعلق ہمارے معاشرہ میں یہی تصور ہے کہ ایک ہی شادی کریں۔ بعض لوگ کم عمری میں شادی کر دینے کی تجویز کو نوجوانوں کی جنسی خواہشات اور رومانی جذبات کی تسکین کا اخلاقی طور پر قابل قبول حل تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن ایران میں بے روزگاری اور مہنگائی کے پیش نظر یہ تجویز ناقابل عمل ہے۔

ایک یونیورسٹی سے فارغ التحصل کو ماہانہ ۱۵۰ ڈالر ملتے ہیں جو کہ ایک حقیر رقم ہے۔ کیونکہ وہاں ایک چھوٹے کمرہ پر کم از کم ۳۰۰۰۰ (تیس ہزار) ڈالر خرچ آتا ہے اور قرض کی سہولت بھی نہیں ہے۔ جناب مرتضیٰ میر بغاری جو کہ نوجوانوں کے مسائل کے مشیر ہیں نے کہا کہ ایک اندازے کے مطابق تقریباً ۲ ملین لوگ ایران میں شادی کے خواہش مند ہیں۔ لیکن مناسب رشتہ نہ ملنے یا مالی تنگی کے باعث وہ ایسا نہیں کر پا رہے ہیں۔ (روزنامہ 'دی ٹریبون' چنڈیگوھ ۱۴ جنوری ۱۹۹۷ء سے ترجمہ)

## ضروری اعلان
(از طرف دار القضاء قادیان)

مکرمہ لمۃ الحبیب صاحبہ زوجہ شفیع احمد صاحب ابن احسان الٰہی صاحب ساکن بھجپورہ ضلع ایٹا یوپی نے دار القضاء قادیان میں اپنے خاوند کی عقد زوجیت سے آزاد ہونے کیلئے خلع کی درخواست دی ہے۔ شفیع احمد صاحب کے موجودہ ایڈریس کا علم قضاء کو نہیں ہے۔ لہذا اعلان ھذا کے ذریعہ شفیع احمد صاحب ابن احسان الٰہی صاحب آف بھجپورہ ضلع ایٹا کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ جہاں کہیں بھی ہوں ایک ماہ کے اندر دار القضاء قادیان سے رابطہ قائم کریں۔ بصورت دیگر مکرمہ لمۃ الحبیب صاحبہ کے حق میں یک طرفہ فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اگر کسی دوست کو شفیع احمد صاحب کا پتہ معلوم ہو تو وہ قضاء کو مطلع کریں۔

(محمد نسیم خان، قاضی سلسلہ دار القضاء قادیان)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO - R.N 61/57

FAX - 01872 -20105 ✆ 01872- 20757

THE WEEKLY **BADR** QADIAN 143516

DISTT - GURDASPUR, PUNJAB (INDIA).

VOL - 46 | THURSDAY, MARCH 20TH 1997 | ISSUE NO -12

# ہومیو پیتھی طریق علاج کے متعلق آسان اور مُفید معلومات

**ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر بیان فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہومیو پیتھی اسباق سے مرتبہ کتاب "ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل" سے سلسلہ وار۔**

(قسط نمبر ۲۰)

## کاربونیم سلفیوریٹم

### CARBONEUM SULPHURATUM

(Alcohol Sulphuris - Bisulphide of Carbon)

کاربونیم سلف میں سلفر اور کاربوویج کے عناصر موجود ہوتے ہیں اور یہ انسانی نظام پر بہت گہرا اثر کرنے والی دوا ہے۔ اس کا دائرہ اثر بہت وسیع ہے اور یہ بہت گہری بیماریوں میں کام آتی ہے۔

کاربونیم سلف کی علامتیں رکھنے والا مریض کاربوویج کے مریض کی طرح کھلی اور تازہ ہوا پسند کرتا ہے اگرچہ اس کا جسم ٹھنڈا ہوتا ہے لیکن کھڑکی بند کرنا برداشت نہیں کرتا کیونکہ اسے آکسیجن کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ کاربونیم سلف میں سلفر موجود ہوتی ہے جس کا مزاج اس کے برعکس ہے اس کے باوجود مریض کھڑکیاں کھلی چاہتا ہے لیکن براہ راست ہوا کے جھونکے برداشت نہیں کر سکتا۔ بعض اور دواؤں کی طرح اس میں بھی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے سینے پر بوجھ محسوس ہوتا ہے اور کمزوری لاحق ہو جاتی ہے۔ اگر یہ بوجھ سینے کی درمیانی ہڈی (Sternum) پر محسوس ہو تو یہ انجائنا کی ابتدائی علامت بھی ہو سکتی ہے اس لئے اسے نظرانداز نہیں کرنا چاہئے۔ ڈاکٹر سے معائنہ کروالینا چاہئے۔ سینے پر کچھ بوجھ محسوس ہو تو ضروری نہیں ہے کہ دل کی تکلیف ہے بسااوقات اعصابی نظام کی کمزوری یا پھیپھڑوں اور معدہ کی بیماریوں کی وجہ سے بھی یہ علامت ظاہر ہوتی ہے اس لئے یہ کوئی خاص تفریق کرنے والی علامت نہیں ہے۔ کاربونیم سلف کے مریض کی تکلیفیں نہانے سے بڑھ جاتی ہیں کیونکہ اس میں سلفر کا عنصر موجود ہے جس کے مزاج میں نہانے سے نفرت پائی جاتی ہے۔ یہاں بھی ایک باریک فرق مدنظر رکھنا چاہئے کہ سلفر کے مریض کی تکلیفیں نہانے سے بڑھتی نہیں بلکہ وہ نہانے سے گھبراتا ہے جبکہ کاربونیم سلف میں نہانے سے واقعتاً بیماری میں اضافہ ہو جاتا ہے دونوں کے اثرات الگ الگ طریق پر ظاہر ہوتے ہیں۔

اکثر ہومیوپیتھک معالجین نے اپنے تجربہ کی بناء پر لکھا ہے کہ کاربونیم سلف لیوپس (Lupus) (جو چہرے پر ظاہر ہونے والا خطرناک مرض ہے) کی بہترین دوا ہے اور اس سے مکمل شفا ہو جاتی ہے۔ ہومیو پیتھک معالجین کو اس پر تجربہ کرنا چاہئے۔ میں نے اس سلسلہ میں کافی مطالعہ کیا ہے لیکن لیوپس کے بارے میں کوئی تجزیہ نشان نہیں ملا جو کہ علامات کو الگ کردے، تمام ملتی جلتی علامتوں کا ذکر ملتا ہے۔

کینسر کو بڑھنے سے روکنے کے لئے بھی کاربونیم سلف بہت مفید پائی گئی ہے کاربن اور سلفر سے مل کر ایسی دوا بنتی ہے جو سارے انسانی جسم پر بہت گہرا اثر ڈالتی ہے۔ جو لیوپس جیسی بیماری میں شفا دے سکے وہ لازماً بہت اہم اور گہری دوا ہے۔ ہر قسم کے کینسر کی شفا کے لئے الگ الگ دوائیں چاہئیں لیکن بعض دوائیں ایسی ہیں جو ہر قسم کے کینسر میں اتنا فائدہ ضرور دے دیتی ہیں کہ ایک دو سال تک کینسر کی بڑھوتی رک جاتی ہے اور اس عرصہ میں اصل دوا تلاش کی جا سکتی ہے۔ کاربونیم سلف آرسنک آئیوڈائیڈ اور گریفائٹس چوٹی کی دوائیں ہیں جو کینسر میں مفید ہیں۔ جلد کے کینسر میں پائیروجینم اور سورائینم بھی مفید ہیں۔ ان کی آپس میں تفریق کرنا مشکل نہیں ہے کیونکہ ان کے مریضوں کی اپنی اپنی شخصیت اور مزاج ہوتا ہے۔ مریض کے بارے میں زیادہ معلومات حاصل نہ ہو سکیں وہاں آرسنک آئیوڈائیڈ سے علاج شروع کرنا چاہئے۔ یہ انتڑیوں کے کینسر میں بھی بہت مفید دوا ہے۔

کاربونیم سلف جوڑوں کے درد میں بھی بہت مفید دوا ہے۔ خصوصاً اگر یہ تکلیف پرانی بھی ہو جائے تو کاربونیم سلف رفتہ رفتہ شفا دے دیتی ہے۔ بازوؤں اور ٹانگوں میں تشنج اور درد ہوتا ہے جو لہروں کی صورت میں حرکت کرتا ہے بار بار عود کر آتا ہے اور دیر تک جاری رہتا ہے۔ بازو اور ہاتھ سن ہو جاتے ہیں۔ اعصاب میں سوجن بھی نمایاں ہے۔

کاربونیم سلف کے دونوں عناصر کاربن اور سلفر ایک دوسرے سے متضاد علامات رکھتے ہیں۔ سلفر گرم اور کاربن بہت ٹھنڈی دوا ہے اس میں بیرونی طور پر ہمیشہ سردی کا احساس ہوتا ہے اور جسم ٹھنڈا رہتا ہے لیکن اندرونی طور پر بعض جگہوں میں جلن ہوتی ہے۔ سلفر میں مسلسل گرمی پائی جاتی ہے جو جسم کا جزو بن جاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں اور سر کی چوٹی جلتی ہے۔ پلسٹیلا میں بھی گرمی کا احساس ہے لیکن فرق یہ ہے کہ پلسٹیلا میں پیاس نہیں ہوتی اور سلفر کھلی پیاس کی دوا ہے۔ پلسٹیلا میں جسم کے ایک حصہ میں گرمی کا احساس نمایاں ہوتا ہے۔ پاؤں گرم ہونگے یا ہاتھ۔ بعض دفعہ سر گرم ہوتا ہے۔ سلفر میں متوازن گرمی ہے جو سر کی چوٹی سے لے کر پاؤں کے تلوؤں تک سب جگہ نمایاں ہوتی ہے اس کی خارش میں بھی بہت جلن ہے۔

کاربونیم سلف کا مریض سردی برداشت نہیں کرتا، ذرا بھی پاؤں ٹھنڈے ہو جائیں تو فوراً بیمار پڑ جاتا ہے ایسے لوگوں کو اپنے پاؤں گرم رکھنے چاہئیں۔

کاربونیم سلف کی بعض علامتیں آرنیکا سے بھی ملتی ہیں۔ آرنیکا میں چوٹ کھانے کی دردیں ہیں جسم کو کوٹا پیٹا گیا ہو کاربونیم سلف کی دردیں بھی اس سے مشابہ ہیں۔ ذہنی علامتوں کے لحاظ سے بھی یہ بہت اہم دوا ہے۔ مریض بہت جوشیلا ہوتا ہے، قوت برداشت نہیں رہتی، غصہ بہت آتا ہے۔ کھوٹے کھرے کی تمیز ختم ہو جاتی ہے، خودکشی کرنے کا رجحان بھی پایا جاتا ہے۔ سر میں خشکی، سکری اور بال جھڑنے کی علامات بھی پائی جاتی ہیں۔ آنکھوں کے پپوٹوں کی بیماریوں میں بھی کاربونیم سلف بہت مفید دوا ہے۔ آنکھوں کی تکلیفوں میں صرف ظاہری علامات سے دوا کا اندازہ لگانا مشکل ہے کیونکہ علامات بہت حد تک مشترک ہوتی ہیں اس لئے ٹکسالی کی جو دوائیں میں عموماً استعمال کرتا ہوں ان میں یوفریزیا، ایلیومینا، ایلیومینم کے علاوہ کاربونیم سلف بھی شامل ہیں۔

کاربونیم سلف میں سر درد زیادہ تر بائیں طرف ہوتا ہے لیکن دائیں طرف بھی ہو سکتا ہے۔ اس میں دائیں بائیں کا فرق نہیں۔ عموماً ایک طرف درد ہونے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ آنکھیں چپکنے لگیں یا دکھنے آ جائیں اور پیپ کے دھاگے نکلیں یا آنکھ کے اوپر گوہڑے نکل آئیں جن میں خارش اور جلن بھی ہو تو کاربونیم سلف دیں۔ اس میں آنکھ کے اوپر کے حصہ میں ایگزیما سا ہو جاتا ہے۔ گرمی بھاری پن اور دکھن کا احساس، پانی بہتا ہے۔ یہ اس کی خاص بیماریاں ہیں لیکن کوئی خاص تمیز کرنے والی علامت نہیں ہے۔ آنکھیں بوجھل ہوتی ہیں پیپ کے چھوٹے چھوٹے دانے بن جاتے ہیں پپوٹے سوج جاتے ہیں۔ روشنی سے زود حسی پائی جاتی ہے۔ یہ علامت عام ہے اور بہت سی دواؤں میں پائی جاتی ہے۔ کاربونیم سلف میں آنکھ کے اوپر والے پپوٹے کا سوجنا باقی دواؤں کی نسبت زیادہ نمایاں پایا جاتا ہے۔ نظر کی کمزوری اور رنگوں کی پہچان کا فقدان بھی کاربونیم سلف کی علامت ہے۔

کاربونیم سلف میں کان سے بدبودار مواد نکلتا ہے جس میں خون کی آمیزش بھی ہوتی ہے قوت سامعہ کمزور ہو جاتی ہے کانوں میں گھنٹیاں بجنے کی آواز آتی ہے، کانوں کی تکلیف کی وجہ سے چکر آتے ہیں۔ جلد بے حس ہو جاتی ہے، خارش کے ساتھ چھوٹے چھوٹے زخم بن جاتے ہیں جو پھیلتے ہیں۔ چہرے پر کیل مہاسے بھی نکلتے ہیں ایک اور بات جو خصوصیت سے کاربونیم سلف میں پائی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ جلد اور اندرونی جھلیاں بے حس ہو جاتی ہیں اور زبان بھی احساس سے عاری ہو جاتی ہے۔ مونہہ کے اندرونی حصے خصوصاً زبان کا بے حس ہونا اس دوا کا نمایاں حصہ ہے اور جلد کا بالعموم بے حس ہو جانا بھی شامل ہے۔ وہ اعصابی ریشے جو جلد کے یا اندرونی جھلیوں کے قریب ہوں ان کا فالج کاربونیم سلف سے تعلق رکھتا ہے۔ اسے یاد رکھنا چاہئے۔ دانت کے اعصاب کے کنارے ننگے ہو جائیں تو وہاں سردی کی زود حسی پائی جاتی ہے۔

ٹھنڈی ہوا سے دانت اور چہرے کی تکلیفیں بڑھ جاتی ہیں اور صرف دانت کے اعصاب ہی نہیں بلکہ سارے چہرے کے اعصاب زود حس ہو جاتے ہیں اس میں کاربونیم سلف مفید دوا ثابت ہو سکتی ہے۔

کاربونیم سلف میں غدودوں کی عمومی سختی بھی پائی جاتی ہے جو سلفر اور کاربوویج کا خاصہ ہے کہ غدود پھول جاتے ہیں اور واپس اپنی جگہ پر نہیں آتے اور سخت ہو کر گٹھلیوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

گلے کے اور تھائیرائیڈ گلینڈز بھی اس میں شامل ہیں۔ تھائیرائیڈ گلینڈز کے لئے بیسیلینیم ۲۰۰ یا ۱۰۰۰ طاقت میں، کلکیریا فلور یا آئیوڈم بہت مفید دوائیں ہیں۔ اگر مریض بہت بھوک محسوس کرے، پھرتیلا اور تیز طرار ہو تو اس میں آئیوڈم چوٹی کی دوا ہے۔ کلکیریا فلور کا اس گلہڑ سے ایک طبعی تعلق ہے اور اس پر بہت اثر ہوتا ہے مگر ضروری نہیں کہ ہر کیس میں کام کرے بعض اوقات میں نے دیکھا ہے کہ اونچی طاقت میں صرف ایک خوراک ہی کافی ہوتی ہے اور دس پندرہ دن میں گلہڑ گھل کر ختم ہو جاتا ہے لیکن کلکیریا فلور کی علامتیں ہونی ضروری ہیں۔ بیسیلینیم اس لئے ضروری ہے کہ گلے کے بڑھتے ہوئے غدودوں میں سلی مادہ پایا جاتا ہے جس کے لئے بیسیلینیم بہت اہم دوا ہے۔ بسااوقات وہ مریض جن کے خاندان میں تپدق کا مرض موجود ہوتا ہے ان کے ہاں تھائی رائیڈ غدود سوجنے کا رجحان بھی پایا جاتا ہے۔ "تھائیرائیڈینم" بہت مفید دوا ہے۔ اب میں تھائیرائیڈینم اور بے سیلینیم ملا کر دیتا ہوں اور باقی دوائیں جسم کی دیگر علامات دیکھ کر تلاش کرنی چاہئیں ان میں سلیشیا، کلکیریا فلور، آئیڈم ہو سکتی ہیں لیکن ایک احتیاط کرنی چاہئے کہ ان غدودوں کے مادے زہریلے اور بہت خطرناک ہوتے ہیں اگر جسم کو ہومیوپیتھک دوا کے ذریعہ بہت جلد ٹھیک کرنے کا حکم مل جائے تو ان اخراج کی وجہ سے شدید بخار دل پر برا اثر پڑ سکتا ہے۔ جن مریضوں کے دل کمزور ہوں اُن کے گلہڑ کو دور کرنے کے لئے اونچی طاقت میں دوا نہیں دینی چاہئے۔ ان کو چھوٹی طاقت میں دوا دے کر دل پر پڑنے والے اثرات کا جائزہ لیتے رہنا چاہئے اگر کمزوری محسوس ہو تو ساتھ کریٹیکس دینی چاہئے۔ پیشاب آور ادویہ بھی دی جا سکتی ہیں۔ پانی کا زیادہ استعمال کروانا چاہئے۔ اگر کچھ علامات ظاہر ہوں تو یہ یقینی امر ہے کہ گلہڑ گھل رہا ہے اور زہریلے مادے نکل رہے ہیں جس کے بعد یہ گلہڑ بالکل سکڑ کر غائب ہو جاتا ہے۔ بہت بڑا اور پرانا گلہڑ بھی آہستہ آہستہ سکڑ کر غائب ہو جاتا ہے لیکن علاج میں حکمت کی زیادہ ضرورت ہے۔ اگر مریض صحت مند ہے تو بے شک اونچی طاقت میں دوا استعمال کروائیں لیکن اگر وہ کمزور ہے یا بعض بیماریوں کے خطرے لاحق ہیں تو پھر احتیاط واجب ہے۔ کاربونیم سلف بھی گلہڑ کی اچھی دواؤں میں ہے۔ گردن کے اردگرد کے گلینڈز میں بھی مفید ہے۔

کلکیریا فاس بہت سی مردانہ بیماریوں میں بھی مفید ہے۔ عورتوں کی بیماریوں میں بیضۃ الرحم کے کینسر میں مؤثر سمجھی جاتی ہے۔ اگر غدود اپنی اصل حالت سے سکڑنے لگیں تو خطرہ ہوتا ہے کہ کینسر نہ ہو کیونکہ کینسر کی پہلی علامت یہ ہے کہ گلینڈ سکڑتا ہے بعد میں پھیلنے لگتا ہے اور بیضہ دانی کے سکڑنے کی علامت اس دوا میں پائی جاتی ہے۔ کینسر وغیرہ میں دوائیں اونچی طاقت میں استعمال کرنی چاہئیں۔ ۲۰۰ طاقت بہترین ہے۔

کاربونیم سلف میں ہر طرف بہت دردیں پائی جاتی ہیں اور جلن کا احساس ہوتا ہے۔ چھاتی کے درمیان اور بائیں طرف گرمی کا احساس پایا جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کے جلنے کی علامت سلفر سے ملتی جلتی ہے۔ بازوؤں اور ٹانگوں میں بھاری پن محسوس ہو تو اس کے لئے بھی اچھی دوا ہے۔ ویسے تو عمومی مزاج کے حساب سے یہ گرم دوا ہے اور ہاتھ پاؤں گرم ہوتے ہیں لیکن جب پسینہ آئے تو ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ پسینہ کی اپنی براہ راست علامت ہے جو ٹھنڈک پیدا کرتی ہے مگر ہاتھ پاؤں کی جلن سلفر سے مشابہ ہے۔

پاؤں کی انگلیوں میں اور ٹخنوں میں اکڑاؤ اور سختی پیدا ہو جاتی ہے۔ خواہ یہ اکڑاؤ پوری ٹانگ میں محسوس ہو اس میں کاربونیم سلف اچھا اثر دکھاتی ہے۔

## ماہِ رمضان کے شب و روز اور جماعت احمدیہ یاری پورہ کشمیر

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ ماہ رمضان ہزاروں لاکھوں برکتوں کو اپنے دامن میں لئے وارد ہوا اور ہزاروں لاکھوں برکتیں اور افضال عطا کر کے اگلے سال تک کیلئے ہم سے رخصت ہوا۔ یاری پورہ کی مسجد میں باوجود شدید سردی کے پانچوں اوقات کی نمازیں باجماعت اور بہت ہی ذوق و شوق کے ساتھ ادا ہوتی رہیں۔ اور اکثر احباب شامل ہوتے رہے۔ نماز فجر ادا کرنے کے بعد روزانہ حدیث شریف کا درس دیا جاتا تھا عزیز محمود احمد ٹاک اور عزیز وسیم احمد خان اور دیگر خدام نے اس ماہ مبارک میں درس دیا۔ بعد درس حدیث خدام و احباب مسجد میں ہی اجتماعی تلاوت قرآن کرتے۔ وقتاً فوقتاً مسجد میں اجتماعی افطاری کا بھی انتظام ہوتا جس میں اسلام و احمدیت کی ترقی اور امن و امان کیلئے دعا اجتماعی رنگ میں کی جاتی نماز تراویح بہت ہی شوق اور دلچسپی کے ساتھ ادا کی جاتی رہی۔ صدقات و خیرات بھی حتی الامکان کئے جاتے رہے۔ جمعہ میں حاضرین کی تعداد باوجود شدید سردی کے کافی رہتی۔

اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں کو نظر انداز کرے اور ہمیں رمضان کی برکتوں سے ہمیشہ مالا مال ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(غلام نبی ناظر)

**M/S NISHA LEATHER**

Specialist in Leather Belts,
Ladies & Gents Bag, Jachets Wallets etc.
19A, Jawahar Lal Nehru Road
Calcutta- 700081 ☎ 2457153

سیٹنگ وڈیزائننگ : کرشن احمد۔ نورالدین چراغ۔ مصباح الدین قادیان